۶ رمضان المبارک ۱۴۴۱ھ کو بعد نماز تراویح ہونے والے مدنی مذاکرے کا تحریری گلدستہ

ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنّت (قسط:148)

اِنسانی زندگی میں آواز کا اَہم کِردار

- اگر طلاق ہو جائے تو والدین اولاد کو کیا بتائیں؟ 18
- شیطان کون ہے؟ 20
- کیا نابالغ کو بھی قبر دباتی ہے؟ 32
- کیا جنات اِنسانوں کو نقصان پہنچا سکتے ہیں؟ 33

ملفوظات:
شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی، حضرت علّامہ مولانا ابو بلال
محمد الیاس عطّار قادری رضوی

پیشکش:
المدینۃ العلمیۃ (دعوتِ اسلامی)
Islamic Research Center

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اِنسانی زندگی میں آواز کا اَہم کِردار[1]

شیطان لاکھ سُستی دِلائے یہ رِسالہ (۳۳ صَفحات) مکمل پڑھ لیجیے اِنْ شَآءَ اللّٰہ معلومات کا اَنمول خزانہ ہاتھ آئے گا۔

دُرُود شریف کی فضیلت

فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: جس نے دِن اور رات میں میری طرف شوق و محبت کی وجہ سے تین تین بار دُرُودِ پاک پڑھا اللہ پاک پر حق ہے کہ وہ اُس کے اُس دِن اور اُس رات کے گناہ بخش دے۔[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اِنسانی زندگی میں آواز کا اَہم کِردار

سُوال: پچھلے دنوں مجھے ایک آرٹیکل پڑھنے کا اتفاق ہوا جس میں لکھا تھا کہ اِنسان کی آواز کا اُتار چڑھاؤ بہت اَہم ہوتا ہے۔ نیز ایک زمانہ تھا کہ بڑی عمر والوں کے سامنے آواز بلند نہیں کی جاتی تھی مگر آج کل یہ شکایت عام ہے۔ اسکول اور کالج پڑھنے والے اس کا خیال نہیں رکھتے۔ پہلے جب گھر کے بڑے بوڑھے بات کر رہے ہوتے تھے تو چھوٹے ان کے سامنے اپنی آواز بلند نہیں کرتے تھے۔ بڑوں کو دور سے آواز دینے کا رواج نہیں تھا، اگر کوئی بڑا بلاتا تھا تو دور سے ہاں، جی نہیں کہا جاتا تھا بلکہ قریب آکر جواب دیا جاتا تھا۔ اَلغرض! اِنسانی زندگی میں آواز کا ایک اَہم کردار ہے، میں نے یہ بھی پڑھا تھا کہ زیادہ جھگڑے آواز کے اُتار چڑھاؤ کی وجہ سے ہی ہوتے ہیں یعنی اگر اِنسان کی آواز میں غصہ آجاتا ہے تو جھگڑا ہو جاتا ہے حالانکہ کوئی بڑی بات نہیں ہوتی۔ یہی وجہ ہے کہ اِنسانی آواز کا اُتار چڑھاؤ جہاں لڑائی کا سبب بنتا ہے وہی بہت سے دِلوں کے ٹوٹنے کا باعث بھی ہوتا ہے، اِس بارے میں کچھ راہ نمائی فرما دیجئے۔ (ثوبان عطاری)

---

1 ...... یہ رِسالہ ۶ رمضان المبارک ۱۴۴۱ھ بمطابق 29 اَپریل 2020 کو بعد نمازِ تراویح ہونے والے مَدَنی مذاکرے کا تحریری گلدستہ ہے، جسے اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَّۃ کے شعبہ "ملفوظاتِ امیرِ اَہلِ سُنَّت" نے مُرتَّب کیا ہے۔ (شعبہ ملفوظاتِ امیرِ اَہلِ سُنَّت)

2 ...... معجم کبیر، باب القاف، قیس بن عائذ ابو کاھل، ۱۸/ ۳۶۲، حدیث: ۹۲۸۔

جواب: قرآنِ کریم میں ہے:﴿لَا تَرْفَعُوْۤا اَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِیِّ﴾(1) ترجمۂ کنزالایمان:"اپنی آوازیں اونچی نہ کرو اس غیب بتانے والے (نبی) کی آواز سے۔" یہ نبیِّ پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے آداب میں سے ایک اَدب ہے کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں آواز بلند نہ کی جائے۔ البتہ بڑے کے سامنے چھوٹے کی آواز پست ہونی چاہیے، جیسا کہ ماں باپ کے سامنے کوئی اونچی آواز سے گفتگو کرے گا تو سننے والا اسے اچھا محسوس نہیں کرے گا جبکہ ماں باپ کے سامنے اَدب و خشوع کے ساتھ گفتگو کرنے والے کو اچھا کہیں گے۔ شاگرد، اُستاد کے سامنے، غیرِ عالم، عالم کے سامنے، مقتدی، امام کے سامنے اور مُرید، پیر کے سامنے اپنی اپنی آوازیں پست رکھیں کہ یہی اَدب سمجھ آتا ہے اور اس کے فوائد بھی ہیں۔ قرآنِ کریم میں ہے:﴿وَ اقْصِدْ فِیْ مَشْیِكَ وَ اغْضُضْ مِنْ صَوْتِكَؕ اِنَّ اَنْكَرَ الْاَصْوَاتِ لَصَوْتُ الْحَمِیْرِ۠(۱۹)﴾(2) ترجمۂ کنزالایمان: اور میانہ چال چل اور اپنی آواز کچھ پست کر بے شک سب آوازوں میں بُری آواز گدھے کی آواز۔

اچھی بُری آواز کا اپنا اپنا اثر ہوتا ہے

سُوال: اونچی آواز کے تعلق سے کچھ ہدایات عنایت فرما دیجئے۔

جواب: فی زمانہ طرح طرح کی آوازیں سنائی دیتی ہیں۔ آواز بندے کو چوٹ بھی کرتی ہے، اگر کان میں بہت زیادہ آوازیں چلی جائیں تو بعض اوقات بندہ بَرداشت نہیں کرپاتا اور بہرہ پن کا شکار ہو جاتا ہے۔ جب لوگ سفینے کے ذَریعے حج کے لئے جاتے تھے تو اس وقت ہم ایک حاجی صاحب کو چھوڑنے گئے تھے۔ جب جہاز روانہ ہونے لگا تو زور دار ہارن بجا تو ایک عورت جو اپنے کسی عزیز کو چھوڑنے آئی تھی وہ بے ہوش ہو گئی۔ بعض اوقات آدمی اچانک آواز سن کر چونک جاتا ہے۔ آواز میں ایک طاقت ہوتی ہے جو بندے کو نہ صرف دھکیل سکتی ہے بلکہ بے ہوش بھی کر سکتی ہے۔ جس طرح بعض اوقات آدمی خوفناک آواز سن کر چونک جاتا ہے اسی طرح اچھی اور سُریلی آواز سن کر مَست بھی ہو جاتا ہے۔ سنا ہے کہ دُنیا میں موسیقی کا کوئی ایسا سُر، لہر یا آواز ہے جسے سنتے سنتے بندہ ایک دَم اُٹھتا ہے اور خودکشی کر لیتا ہے۔ جب ہم نعت شریف سنتے ہیں تو کلام ایک ہی ہوتا ہے مگر پڑھنے والوں کی آواز سُریلی نہ ہو تو اتنا اثر نہیں ہوتا اور اگر پڑھنے والے کی آواز سُریلی

---

1 ......پ۲۶، الحجرات: ۲۔ 2 ......پ۲۱، لقمٰن: ۱۹۔

www.dawateislami.net

ہوتی ہے تو اس کا اثر زیادہ ہوتا ہے۔ یہی مُعاملہ قراءت کا ہے خوش اِلحان قاری کی قراءت کا اپنا اثر ہوتا ہے۔ یوں ہی خوش بیان واعظ کے بیان میں اثر ہوتا ہے۔ بخاری شریف کی حدیث میں ہے: بعض بیان جادو ہوتے ہیں۔(1)

آخرت کی بھلائی والی بات قبول کرنی چاہیے

سُوال: ہمارے کانوں میں رائے دینے والوں کی بہت سی آوازیں آرہی ہوتی ہیں مثلاً ایک بچے نے میٹرک کا اِمتحان دیا ہے تو اب اس کے کان میں آوازیں آئیں گی ڈاکٹر بن جاؤ، انجینئر بن جاؤ، کمپیوٹر کورس کرلو، اکاؤنٹینٹ بن جاؤ، ابھی سے ابو کے بزنس کا کام شروع کردو وغیرہ۔ اِسی طرح ایک اِنسان کاروبار شروع کرنا چاہتا ہے تو اسے بھی بہت سے لوگ رائے دینا شروع کردیں گے۔ کسی کے پاس مال آگیا ہے تو اسے بھی لوگوں کی طرف مال خرچ کرنے کے حوالے سے رائے ملنا شروع ہو جائے گی۔ اَلغرض! جتنا زمانہ جدید ہو رہا ہے اتنی آوازیں بھی زیادہ آرہی ہیں، اس کے علاوہ خاندان سے بھی آوازیں آرہی ہیں، ماں باپ بھی اِرشادات فرمارہے ہیں، اُستاد صاحبان بھی نصیحت کررہے ہیں، نیز میڈیا پر بھی مشورے دیئے جارہے ہیں۔ نوجوان اپنے دوستوں کی سُن رہے ہیں۔ چھوٹا بچہ صرف ماں باپ کی سُن سکتا ہے لیکن اسے کوئی عقل نہیں ہوتی۔ آدمی اِن حالات میں کس طرح اپنے آپ کو کنفیوز (Confuse) ہونے سے بچائے اور کس کی بات پر لبیک کہے اور کس کی بات کو Reject (یعنی مُسترد) کرے۔ اِس حوالے سے کچھ راہ نمائی فرمادیجئے۔ (ثوبان عطاری)

جواب: یہ معلومات ہونی چاہیے کہ جو بات مجھ سی کی جارہی ہے اس میں میرے لیے دُنیا و آخرت کی بھلائی ہے یا نہیں؟ اگر اس میں بھلائی ہے تو اس پر لبیک کہا جائے ورنہ آدمی ہاں یا نہ کہنے کے بجائے خاموشی اِختیار کرے۔ غلط بات پر ہاں نہیں کہنا چاہیے ورنہ پریشانی کا سامنا ہوسکتا ہے۔ بعض لوگوں کی عادت ہوتی ہے کہ وہ بات کرتے ہوئے سامنے والے سے اس کی تصدیق کرواتے ہیں کہ میں ٹھیک کہہ رہا ہوں؟ اب ایسی صورت میں اگر آپ سمجھتے ہیں کہ یہ غلط بول رہے ہیں تو ان کی ہاں میں ہاں نہ ملائیں ورنہ جھوٹ کی تائید کے مُرتکب ہو کر گناہ گار ہو جائیں گے۔ بعض اوقات لوگ نَعُوْذُ بِاللّٰه کُفریات بک دیتے ہیں لہٰذا یہ سمجھتے ہوئے کہ یہ کُفر بک رہے ہیں اس کے باوجود بھی کوئی ان کی ہاں میں ہاں ملائے گا تو خود

---

1 ...بخاری، کتاب الطب، باب من البیان سحرا، ۴/۴۰، حدیث: ۵۷۶۷۔

www.dawateislami.net

بھی کُفر میں ڈوب جائے گا۔ اس لئے کسی بات پر ہاں یا اِنکار کرنے سے پہلے اچھی طرح سوچ لیا جائے ورنہ جھوٹ سے بچنا مشکل ہو جائے گا۔ بارہا ایسے مَواقع آتے ہیں کہ لوگ بے جا سُوالات کرتے ہیں جن کی وجہ سے آدمی جھوٹ میں پڑ سکتا ہے۔ ”ایک بار بیرونِ ملک میں ہم کسی کا مکان تلاش کر کے تکلیف کے ساتھ وہاں پہنچے تو وہ ہم سے پوچھنے لگے: ہمارا مکان ڈھونڈنے میں کوئی تکلیف تو نہیں ہوئی؟ چونکہ جھوٹ بولنے سے بچنے کا ذہن بنا ہوا تھا اس لئے یا تو میں خاموش ہو گیا ہوں گا یا پھر کہہ دیا ہو گا کہ آپ کا مکان تلاش کرنے میں تکلیف ہوئی۔“ ورنہ عام طور پر لوگ مروت میں بول دیتے ہیں کہ کوئی تکلیف نہیں ہوئی۔ یوں ہی کسی کو کچھ تکلیف ہو جائے تو لوگ بول دیتے ہیں، تکلیف معاف کر دینا تو سامنے والا فوراً کہہ دیتا ہے کہ کوئی تکلیف نہیں ہوئی، اِس میں تکلیف کی کیا بات ہے؟ بعض لوگ ویسے بھی کہہ رہے ہوتے ہیں کہ تکلیف مُعاف کرنا، اب اگر واقعی کوئی تکلیف نہیں پہنچی تب تو کہہ دے کہ کوئی تکلیف نہیں پہنچی، لیکن کسی نے ناک میں دَم کر رکھا ہو اور بولے کہ تکلیف تو نہیں ہوئی؟ اب یہ نہ بولا جائے کہ تکلیف نہیں ہوئی۔ ایک بار میں شخصیات کے دَرمیان میں ظلماً پھنس گیا تھا۔ انہوں نے مجھ سے ایسی باتیں کیں جن سے مجھے بہت تکلیف ہوئی۔ جب میں ان کے پاس سے نکلا تو انہیں میں سے ایک صاحب کہنے لگے: آپ کو کوئی تکلیف تو نہیں ہوئی؟ میں نے کہا کہ ابھی ابھی آپریشن تھیٹر سے نکلا ہوں اور ظاہر ہے آپریشن تھیٹر میں کوئی لطف نہیں آتا بلکہ اس میں صرف تکلیف ہی تکلیف ہوتی ہے۔

بچوں کو حافظ، عالم اور مفتی بننے کی سوچ دی جائے

سُوال: گھر پر جو مہمان آتے ہیں وہ بچوں سے عموماً سوال کرتے ہیں: بیٹا بڑے ہو کر کیا بنو گے؟ اس کے جواب میں بچے مختلف جوابات دیتے ہیں، پھر لاشعوری طور پر بچہ اپنے آپ کو دیکھ رہا ہوتا ہے کہ میں بڑے ہو کر فلاں بنوں گا اور پھر وہ اس کے لئے کوشش بھی کرتا ہے مثلاً کسی نے کہا میں پائلٹ (یعنی جہاز اُڑانے والا) بنوں گا تو اب جیسے جیسے وہ بڑا ہوتا جائے گا وہ جہازوں کو دیکھنا شروع کر دے گا۔ کوئی بچہ کہتا ہے کہ میں ڈاکٹر بنوں گا تو اب وہ ڈاکٹروں کے مُعاملات دیکھنا شروع کر دے گا کہ یہ کیا کیا کرتے ہیں؟ پھر لاشعوری طور پر بچوں کا ذہن ایک چیز کی طرف گھومتا رہتا ہے اور ان کی زندگی کا رُخ اسی کام کی طرف ہو جاتا ہے۔ اِس بارے میں کچھ مفید ہدایات عطا فرما دیجئے۔ (ثوبان عطاری)

جواب: نفسیاتی طور پر ایسا ہونا ممکن ہے، ورنہ جیسا ماحول ہوتا ہے عموماً ویسا ہی بچوں کے بننے کا ذہن ہوتا ہے۔ جب بھی بچوں سے سوال کیا جاتا ہے تو خاص طور پر وہ پائلٹ اور ڈاکٹر بننے کا بول رہے ہوتے ہیں، پائلٹ بننے کا بچے بول دیتے ہیں مگر بن نہیں پاتے کہ ہوائی جہاز اُڑانے کے لئے بہت بڑا دِل چاہیے۔ پائلٹ بننے کے مقابلے میں اگرچہ ڈاکٹر بننا آسان ہے، مگر ڈاکٹر بننے کے لئے بھی ذہن چاہیے ہوتا ہے، اس لئے ہر ڈاکٹر بننے کی سوچ رکھنے والا بچہ اس میں بھی کامیاب نہیں ہو پاتا، مگر پھر بھی نفسیاتی طور پر ڈاکٹر بننے کے لئے ہاتھ پیر مار رہے ہوتے ہیں اور کوئی کوشش کرنے والا بن بھی جاتا ہو گا۔ ماحول کا بچوں پر اثر ہوتا ہے، دعوتِ اسلامی کے ماحول میں بچے کا ذہن یہ ہوتا ہے کہ میں حافظ بنوں گا، عالِم بنوں گا اور مفتیِ دعوتِ اسلامی بنوں گا۔ ایسا ذہن اُن اسلامی بھائیوں کے بچوں کا ہوتا ہے جن کے گھر میں پورا پورا مدنی ماحول ہوتا ہے ورنہ بڑی سطح کا ذِمہ دار ہی کیوں نہ ہو اگر گھر میں لگام کسی اور کے ہاتھ میں ہو، اس کی چلتی نہ ہو تو اس کے بچے یہ بولی نہیں بولیں گے کہ میں حافظ، عالِم اور مفتی وغیرہ بنوں گا۔ یہ بھی دیکھا جاتا ہے کہ باپ بالکل سادگی والا ہوتا ہے اور اس کے بیٹے کا لباس سادہ نہیں ہوتا، اس کے چھوٹے بچے بھی ماڈرن ہوتے ہیں اور ان کا لباس بھی بالکل ماڈرن ہوتا ہے۔ میرے خیال سے ایسے لوگوں کے گھر میں لگام کسی اور کے ہاتھ میں ہوتی ہو گی یا پھر وہ اپنے بچوں کی تربیت کے حوالے سے لاپرواہی کرتے ہوں گے۔ ایسے اسلامی بھائیوں کے لئے مقامِ غور ہے جو دُنیا کو سنّتیں سکھا رہے ہیں، سنّت کے مُطابق لباس اپنانے کا ذہن دے رہے ہیں مگر ان کے اپنے بچے اور گھر والے سنتوں بھری زندگی گزارنے سے محروم ہیں۔ بعض اوقات اَولاد بھی کنٹرول میں نہیں ہوتی اور وہ سنّت کے مُطابق لباس پہننے کے لئے تیار نہیں ہوتی اور بعض بچے ضد بھی کرتے ہوں گے کہ ہم یہ نہیں پہنیں گے، ہم وہ پہنیں گے۔ بہر حال بچوں کو اچھا ذہن دیا جائے اور جب بھی ان سے پوچھا جائے کہ بیٹا بڑے ہو کر کیا بنو گے؟ تو ان کا جواب سننے کے بجائے خود ہی انہیں بتا دیا جائے کہ بیٹا آپ نے بڑے ہو کر عالِمِ دِین اور مفتی بننا ہے۔ اللہ پاک چاہے گا تو بچے کا رُخ اِسی طرف ہو جائے گا۔ افسوس! ایسے لوگوں کی بھی ایک تعداد ہے جو عالِم اور مفتی کا نام سننے کے لیے بھی تیار نہیں۔ اللہ کریم سچی اور اچھی سوچ دے اور بچوں کے ذہنوں میں بھی اچھی سوچ پیدا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

ملاوٹ کرنے والا اپنی دُنیا و آخرت بَرباد کرتا ہے

سُوال: دعوتِ اسلامی کے سنّتوں بھرے اِجتماعات میں ملاوٹ کرنے کے سخت عذابات کے ساتھ ساتھ اِس کے بڑے گناہ ہونے کے بارے میں بھی بیان کیا جاتا ہے لیکن جب بندہ کاروبار کرتا ہے اور اس کا نفع دیکھتا ہے تو عذابات کو بھول جاتا ہے اور دو پیسے کمانے کی خاطر گھروں میں اِستعمال ہونے والی اَشیا جیسے آٹا، دال، چاول اور گھی وغیرہ میں بعض اوقات صحت کو نقصان پہنچانے والی چیزیں ملا کر بیچ دیتا ہے، اسے یہ اِحساس نہیں ہوتا کہ ملاوٹ والی چیزیں کھا کر لوگوں کی صحت خراب ہو گی۔ بعض بچے اپاہج و محتاج ہو جائیں گے، کوئی آنکھوں اور کوئی گُردوں کے اَمراض کا شکار ہو گا۔ جو لوگ اِس طرح مال کی محبت میں اپنی دُنیا و آخرت کو نقصان پہنچاتے ہیں، ان کا اس گناہ سے بچنے کا آخر ذہن کیوں نہیں بنتا؟ (نگرانِ شوریٰ کا سوال)

جواب: یہ ایک طویل Topic (موضوع) ہے اور یہ بہت پریشان کُن بات ہے کہ ہر چیز میں ملاوٹ ہو رہی ہے۔ پانی میں بھی ملاوٹ کی جاتی ہے۔ اب ایسے حالات میں آدمی کیا کر سکتا ہے؟ یہ مسئلہ ذہن نشین کر لیجئے کہ اگر بیچنے والے اور خریدنے والے دونوں کو پتا ہے کہ یہ مال ملاوٹ والا ہے اور اس میں اتنی ملاوٹ ہے، اِس کے باوجود گاہک خوشی سے خرید رہا ہے تو گناہ نہیں لیکن عام طور پر ایسا نہیں ہوتا۔ ہر آدمی خالص چیز تلاش کرتا ہے اور یہ پسند کرتا ہے کہ خالص چیز ملے لیکن ملتی نہیں۔ اگر ہم مُبالغہ کریں تو تقریباً 99.99 فیصد چیزوں میں ملاوٹ ہو رہی ہے، کس کس چیز کا تذکرہ کیا جائے۔ سُنا ہے کہ دودھ کے ڈبوں میں بھی دودھ کے بجائے Whitener Liquid (یعنی مائع کو سفید بنانے والی شے) ہوتی ہے اور لکھا ہوتا ہے کہ یہ دودھ نہیں ہے پھر بھی لوگ اس کی چائے بنا کر پی رہے ہوتے ہیں یا اسے دودھ کے طور پر اِستعمال کر رہے ہوتے ہیں۔ اگر واقعی ڈبے میں دودھ نہیں اور یہ لکھ بھی دیا ہے نیز جو کچھ ڈبے میں ہے وہ بھی دُرُست لکھ دیا ہے تو اب بنانے والا گرفت سے بچ جائے گا۔ آج کل تقریباً مِرچ مَسالے اور دودھ وغیرہ میں ملاوٹ ہوتی ہے، دودھ میں پانی ملا ہوتا ہے۔ دودھ میں گائے بھینس اور بکری تینوں کا دودھ مکس ہوتا ہے مگر پاکستان میں لوگ گائے کا دودھ زیادہ پسند نہیں کرتے، حالانکہ گائے کے گھی اور دودھ میں شِفا ہونے کے متعلق میں نے پڑھا ہے۔[1] اِس کے باوجود ہمارے یہاں لوگ

[1] ......مستدرک، کتاب الطب، باب علیکم بألبان البقر، ۵/۵۷۵ حدیث: ۸۲۷۴۔

گائے کا دودھ زیادہ اِستعمال نہیں کرتے۔ بیرون ممالک میں دودھ کے ڈبوں پر لکھا ہوتا ہے کہ یہ گائے کا دودھ ہے اور لوگ اسے اِستعمال کر رہے ہوتے ہیں۔ اگر دودھ میں گائے بھینس اور بکری تینوں جانوروں کا دودھ مکس ہے اور گاہک کو پتا ہے پھر تو صحیح ہے۔ اگر پتا نہیں ہے تو پھر یہ ایک طرح سے دھوکا ہو جائے گا کیونکہ گاہک اسے بھینس کا دودھ سمجھ کر لے رہا ہے، بھینس کا دودھ گاڑھا ہوتا ہے اس لئے ہمارے یہاں اسے زیادہ پسند کیا جاتا ہے۔ بعض لوگ آٹا وغیرہ ملا کر بھی دودھ گاڑھا کر دیتے ہیں۔ اللہ پاک ایسا کرنے والوں کو ہدایت اور توبہ کی توفیق نصیب فرمائے۔

کالی مرچوں میں پپیتے کے بیج سکھا کر ڈال دیئے جاتے ہیں کیونکہ یہ بھی کالے رنگ کے ہوتے ہیں اس لئے پتا نہیں چلتا۔ ہوٹلوں کی اِستعمال شدہ چائے کی پتی اور بھنے ہوئے چنوں کے چھلکوں کو کلر کر کے بعض لوگ چائے کی پتی میں مکس کر دیتے ہوں گے، اَلغرض یہ سب کام ہو رہے ہوتے ہیں۔ گرم مسالے کے ڈبوں میں بھی نجانے کیا کیا ملا ہوتا ہے۔ اگر ممکن ہو تو مسالے کے ڈبے خریدنے کے بجائے بازار سے کھلے مسالے لیں اگرچہ خالص یہ بھی نہیں ملیں گے مگر کچھ بہتر ہوں گے۔ البتہ گرم مسالے کے پیکٹ بنانے والے سب ملاوٹ کرتے ہوں یہ ضَروری نہیں۔ پھر یہ بھی ہوتا ہے کہ مثلاً ملاوٹ والا پیکٹ 25 روپے کا ملتا ہے جبکہ خالص پیکٹ پر 50 روپے خرچہ آتا ہے اب اسے کم از کم 60 روپے کا بیچنا ہو گا، اب 25 روپے والے ناقص گرم مسالے والے پیکٹ کے مقابلے میں خالص پیکٹ کو 60 روپے میں کون لے گا؟ یہی وجہ ہے کہ خالص چیز فروخت کرنے والے کے بارے میں لوگ بولتے ہیں کہ یہ لوٹتا ہے اگرچہ وہ لاکھ قسمیں کھا کر یقین دِلائے کہ یہ خالص ہے مگر کوئی اس کا یقین نہیں کرے گا۔

حلال ذَرائع سے رِزق کمانا چاہیے

اگر کوئی یہ کہے کہ بازار میں کاروبار کرنے کے لئے ملاوٹ والا مال فروخت کرنا مجبوری ہے تو اسے چاہیے کہ وہ ایسا کام ہی نہ کرے جس میں ملاوٹ کرنا اور دھوکا دینا ہو۔ حلال روزی کمانے کے اور بھی بہت سے ذَرائع ہیں انہیں اِختیار کر کے حلال روزی کمائے۔ عام طور پر لوگوں کو کھانے میں عمدہ سے عمدہ ڈشیں دَرکار ہوتی ہیں، پھر اپنی اِن خواہشات کو پورا کرنے کے لئے حرام ذَرائع سے مال کمانے کے گناہ میں جا پڑتے ہیں۔ بہر حال جو لوگ ملاوٹ سے باز نہیں آتے انہیں چاہیے کہ

وہ" ورزش شروع کر دیں تا کہ عذاب بَرداشت کر سکیں۔" چوٹ کرنے کے لئے یہ جملہ میں نے کہا ہے، ورنہ دُنیا میں نہ کوئی ایسی ایکسر سائز ہے اور نہ کوئی ایسا کیمیکل کہ جس سے بندہ جہنم کا عذاب بَرداشت کر سکے یا اس سے بچ سکے۔ اگر کوئی نَعُوْذُ بِاللّٰہ یہ کہے کہ میں عذابِ جہنم بَرداشت کر لوں گا تو ایسا کہنے والا کافر ہو جائے گا۔(1) کیونکہ اس نے اللہ پاک کے عذاب کو ہلکا جانا ہے۔ یاد رکھیے! جہنم کی آگ اللہ پاک کی رَحمت کے پانی اور سچی توبہ سے ہی بجھے گی، خوفِ خدا میں بہنے والے آنسو ہی عذابِ اِلٰہی سے بچائیں گے، ورنہ اپنی عقل اور ہوشیاری سب یہیں رہ جائے گی اور ان میں سے کچھ بھی ساتھ نہیں جائے گا۔ اللہ کریم ہمیں تھوڑی روزی پر قناعت عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

دھوکے اور ملاوٹ کے ذَریعے حاصل کیا ہوا مال ہاتھ سے نکل جاتا ہے

(اِس موقع پر نگرانِ شوریٰ نے فرمایا:) ملاوٹ اور دھوکے سے حاصل کیا ہوا مال چلا بھی تو جاتا ہے۔ مشہور واقعہ ہے کہ ایک شخص دودھ میں پانی ملاتا تھا، ایک دِن سیلاب آیا اور اس کے سارے جانور بہا کر لے گیا۔ کسی نے اس شخص سے کہا کہ یہ وہی پانی ہے جسے تم دودھ میں ملاتے تھے۔ آج وہی پانی سیلاب بن کر آیا اور تمہارا سارا مال لے گیا۔(2) جو پیسہ غلط جگہ سے آتا ہے تو وہ غلط جگہ مثلاً ڈاکٹروں اور ڈاکوؤں وغیرہ کے پاس چلا جاتا ہے۔ کاروبار میں دھوکا دینے والوں کے لئے سخت وعیدات ہیں چنانچہ حدیثِ پاک میں ہے: جو شخص عیب دار چیز فروخت کرے اور اس پر گاہک کو خبردار نہ کرے تو ایسا شخص اللہ پاک کی ناراضی میں رہے گا اور فرشتے اس پر لعنت کرتے رہیں گے۔(3) دوسری حدیثِ پاک میں ہے: تمام کمائیوں میں زیادہ پاکیزہ ان تاجروں کی کمائی ہے جو بات کریں تو جھوٹ نہ بولیں، جب ان کے پاس امانت رکھی جائے تو خیانت نہ کریں، جب وعدہ کریں تو اُس کا خلاف نہ کریں، جب کسی چیز کو خریدیں تو اُس کی مذمت یعنی برائی نہ کریں، جب اپنی چیز بیچیں تو اُس کی تعریف میں مُبالغہ نہ کریں، اُن پر کسی کا آتا ہو تو دینے میں ڈھیل نہ کریں اور جب اُن کا کسی پر آتا ہو تو سختی نہ کریں۔(4)

---

1 ...... فتاویٰ رضویہ، ۱۴/ ۶۵۴۔

2 ...... احیاء العلوم، کتاب آداب الکسب والمعاش، ۲/ ۹۷۔

3 ...... ابن ماجہ، کتاب التجارات، باب من باع عیباً... الخ، ۳/ ۵۹، حدیث: ۲۲۴۷۔

4 ...... شعب الایمان، الرابع والثلاثون من شعب الایمان... الخ، ۴/ ۲۲۱، حدیث: ۴۸۵۴۔

www.dawateislami.net

اللہ پاک ہمیں حلال روزی کمانے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

عورت کا سجدہ کرنے کا طریقہ

سُوال: کیا عورت کو بھی سجدے میں مَردوں کی طرح دونوں پاؤں کی تین تین اُنگلیوں کا پیٹ زمین پر لگانا ضَروری ہے؟

جواب: عورتوں کے لئے سجدے میں مَردوں کی طرح دونوں پاؤں کی تین تین اُنگلیاں زمین پر لگانا ضَروری نہیں۔ مکتبۃ المدینہ کی کتاب ”اسلامی بہنوں کی نماز“ کے صفحہ 87 پر ہے: اِس طرح سجدے میں جائیے کہ پہلے گھٹنے زمین پر رکھیے، پھر ہاتھ، پھر دونوں ہاتھوں کے بیچ میں اِس طرح سر رکھیے کہ پہلے ناک پھر پیشانی اور یہ خاص خیال رکھیے کہ ناک کی صرف نوک نہیں بلکہ ہڈی لگے اور پیشانی زمین پر جم جائے، نظر ناک پر رہے اور سجدہ سمٹ کر کیجئے یعنی بازو کروٹوں سے، پیٹ ران سے، ران پنڈلیوں سے اور پنڈلیاں زمین سے ملا دیجئے اور دونوں پاؤں پیچھے نکال دیجئے۔(1)

مکروہات کی اَقسام اور اَحکام

سُوال: مکروہِ تحریمی اور مکروہِ تنزیہی کیا ہیں؟ نیز اگر نماز میں ان میں سے کسی کا اِرتکاب ہو جائے تو نماز کا کیا حکم ہو گا؟

جواب: مکروہِ تحریمی ناجائز و گناہ ہوتا ہے(2) جبکہ مکروہِ تنزیہی ناپسندیدہ ہوتا ہے اور اس سے بچنا اچھا ہے۔(3) نماز میں مکروہِ تنزیہی ہو جانے سے گناہ نہیں ملتا۔ نماز میں قراءت سے متعلق کوئی واجب ترک ہو گیا تو اب سجدۂ سہو واجب نہیں ہو گا اور اگر جان بوجھ کر قراءت سے متعلق واجب ترک کیا تو نماز واجبُ الْاِعادہ بھی نہیں ہو گی لیکن گناہ گار ہو گا اور اس پر توبہ بھی لازم ہو گی۔(4)

---

1 ...... اسلامی بہنوں کی نماز، ص۸۷۔

2 ...... یہ واجب کا مقابل ہے اس کے کرنے سے عبادت ناقص ہو جاتی ہے اور کرنے والا گنہگار ہوتا ہے اگرچہ اس کا گناہ حرام سے کم ہے اور چند بار اس کا اِرتکاب کبیرہ ہے۔(بہارِ شریعت، ۱/ ۲۸۳، حصہ: ۲)

3 ...... جس کا کرنا شرع کو پسند نہیں مگر نہ اس حد تک کہ اس پر وعیدِ عذاب فرمائے۔ یہ سنّتِ غیر مؤکدہ کے مقابل ہے۔(بہارِ شریعت، ۱/ ۲۸۴، حصہ: ۲)

4 ...... سورتوں میں ترتیب اُلٹنے سے نماز کا اعادہ واجب ہو نہ سجدہ سہو آئے۔ ہاں یہ فعل ناجائز ہے اگر قصداً کرے گنہگار ہو گا۔ (فتاویٰ رضویہ، ۷/ ۳۵۷)

www.dawateislami.net

سجدۂ حقیقی پر جو شخص قادر نہ ہو اس کے لیے بھی زمین پر بیٹھ کر نماز پڑھنا بہتر ہے

سُوال: کیا تکلیف ہونے کی صورت میں کرسی پر بیٹھ کر نماز پڑھنے والے حضرات فرش پر بیٹھ کر نماز پڑھ سکتے ہیں؟

جواب: اگر سجدۂ حقیقی نہیں کر سکتے یا کر سکتے ہیں مگر شدید تکلیف ہوتی ہے یا کوئی شرعی مجبوری ہے کہ سجدہ کر ہی نہیں سکتے تو اس صورت میں بیٹھ کر نماز پڑھنے کی اِجازت ہے کیونکہ ان کے لئے کھڑا ہونا مُعاف ہو جائے گا مگر زمین پر بیٹھ کر نماز پڑھنا بہتر ہے۔ اگر زمین پر بیٹھ کر نماز پڑھنا نہیں چاہتے تو کرسی پر بیٹھ کر بھی پڑھ سکتے ہیں۔ البتہ قدرت ہونے کی صورت میں نماز زمین پر بیٹھ کر پڑھنی چاہیے۔ مَساجد میں تھوڑے عرصے سے ہی کرسیاں رکھنے کا معمول بنا ہے ورنہ پہلے مَساجد میں کرسیاں نہیں دیکھی جاتی تھیں۔ میں نے اپنے لڑکپن میں کسی کو مَساجد میں کرسیوں پر بیٹھ کر نماز پڑھتے ہوئے نہیں دیکھا۔ شدید حاجت کی صورت میں ہی کوئی مریض اپنی کرسی لا کر مسجد میں نماز پڑھتا ہو گا۔

تشہد میں مقتدی التحیات پوری پڑھ کر سَلام پھیرے

سُوال: اگر مقتدی نے تشہد میں التحیات پڑھنے کے بعد دُرُودِ اِبراہیمی شروع ہی کیا تھا کہ امام صاحب نے سلام پھیر دیا تو اب مقتدی کیا کرے؟

جواب: مقتدی نے التحیات پوری نہ پڑھی تھی کہ امام صاحب نے سلام پھیر دیا تو مقتدی اسے مکمل پڑھ کر ہی سلام پھیرے۔[1] البتہ دُرُود شریف التحیات میں شامل نہیں ہے جبکہ مقتدی دُرُود شریف شروع کر چکا ہو اور امام صاحب نے سلام پھیر دیا تو اب مقتدی دُرُود شریف آگے جاری نہیں رکھ سکتا بلکہ امام صاحب کے ساتھ ہی سلام پھیر دے۔[2]

وتر کی تیسری رَکعت میں سورۂ اخلاص پڑھنا ہی ضَروری نہیں

سُوال: ہم وتر کی تیسری رَکعت میں دُعائے قنوت پڑھنے سے پہلے سورۂ اِخلاص پڑھتے ہیں، یہ اِرشاد فرمائیے کہ کیا سورۂ اِخلاص کے علاوہ کوئی اور سورت بھی پڑھ سکتے ہیں؟ (کورنگی، کراچی)

---

1 ......درمختار، کتاب الصلاۃ، باب صفۃ الصلاۃ، ۲/ ۲۴۴۔

2 ......درمختار مع رد المحتار، کتاب الصلاۃ، باب صفۃ الصلاۃ، مطلب فی اطالۃ الرکوع للجائی، ۲/ ۲۴۵۔

www.dawateislami.net

جواب: جی ہاں! وتر کی تیسری رَکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ اِخلاص پڑھنی ہی ضَروری نہیں۔ دوسری کوئی بھی سورت پڑھ سکتے ہیں۔

نماز میں خلافِ ترتیب قرآن پڑھنے کا حکم

سُوال: تَراوِیح کی پہلی رَکعت میں سورۂ ناس اور دوسری میں سورۂ اِخلاص پڑھ لی تو کیا نماز ہو جائے گی؟

جواب: نماز ہو جائے گی ۔ پہلی رَکعت میں اگر سورۂ ناس پڑھ لی تو اب دوسری میں بھی سورۂ ناس ہی پڑھنی ہوتی ہے، جان بوجھ کر اُلٹا قرآنِ پاک پڑھنا منع ہے۔[1]

عصر اور عشا کی سنَّتِ قبلیہ پڑھنے کا طریقہ

سُوال: عوام میں مشہور ہے کہ عصر کی سنَّتِ قبلیہ میں دو رَکعت کے بعد تشہد میں التحیات کے بعد دُرُودِ اِبراہیمی اور دُعائے ماثورہ پڑھ کر تیسری رَکعت کے لیے کھڑا ہونا ہوتا ہے۔ برائے کرم اِس مسئلے کی وضاحت فرما دیجئے۔

جواب: جی ہاں! عصر کی سنَّتِ قبلیہ میں دوسری رَکعت پر بیٹھنا ہوتا ہے اور اسی طرح عشا کی سنَّتِ قبلیہ میں دوسری رَکعت پر بیٹھنا ہے۔ یہ سنتیں دو دو رَکعت الگ شفع شمار ہوتی ہیں اس لئے ان کے بھی وہی اَحکام ہیں جو نفل نماز کے ہیں۔[2] لہٰذا قعدۂ اولیٰ میں دُرُودِ اِبراہیمی اور دُعا نیز تیسری رَکعت میں ثنا، اَعُوْذُ بِاللہ اور بِسْمِ اللہ پڑھیں۔[3]

مکھی حلق سے نیچے اُترنے سے روزہ نہیں ٹوٹتا

سُوال: روزے کی حالت میں مکھی منہ میں چلی گئی اور حلق سے اُتر گئی تو کیا روزہ ٹوٹ جائے گا؟

جواب: نہیں ٹوٹے گا۔[4]

روزے میں ٹوتھ پیسٹ، خوشبو دار تیل اور سُرمہ اِستعمال کرنے کا حکم

سُوال: روزے کی حالت میں ٹوتھ پیسٹ، خوشبو دار تیل اور سُرمہ اِستعمال کرنے کا کیا حکم ہے؟ (محمد اسامہ قادری)

---

1 ...... فتاویٰ رضویہ، ۶/ ۳۴۶۔

2 ...... عصر اور عشاء کی پہلی سنتیں، ان کا دَرجہ بھی نوافل کا ہے۔ (فتاویٰ رضویہ، ۸/ ۱۳۰)

3 ...... دُرِّمختار مع رَدالمحتار، کتاب الصلاۃ، باب الوتر و النوافل، ۲/ ۵۵۲۔ 4 ...... بہارِ شریعت، ۱/ ۹۸۳، حصہ:۵۔

www.dawateislami.net

جواب: روزے کی حالت میں ٹوتھ پیسٹ نہیں کرسکتے۔ ٹوتھ پیسٹ کرنے کی صورت میں اس کے اَجزا حلق سے نیچے اُتر گئے یا ذائقہ محسوس ہوا تو روزہ ٹوٹ جائے گا[1] اِس لیے روزے میں ٹوتھ پیسٹ نہیں کرنا چاہیے۔ البتہ روزے میں خوشبودار تیل اِستعمال کرنے میں کوئی حرج نہیں۔[2] حدیثِ پاک میں روزے کی حالت میں سُرمہ لگانے کی اِجازت ہے۔[3] لہٰذا آنکھوں میں سُرمہ لگا سکتے ہیں۔[4] (اِس موقع پر مدنی مذاکرے میں شریک مفتی صاحب نے فرمایا:) سُرمہ مطلقاً لگانے کی اِجازت دی گئی ہے، خوشبودار ہو یا بغیر خوشبو کے۔ نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی حیاتِ ظاہری میں غالباً اِثمد سُرمہ بنتا تھا اور اس کے بننے کی مختلف صورتیں ہوتی تھیں لہٰذا جو سُرمہ کہلائے گا اسے شرعاً لگانے کی اِجازت ہوگی۔

آنکھ میں drop ڈالنے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے

سُوال: روزے کے دَوران آنکھ میں تکلیف ہو تو کیا ڈراپ ڈالنے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے؟

جواب: روزے کی حالت میں آنکھ میں ڈراپ ڈالنے سے روزہ ٹوٹ جائے گا۔[5]

روزے کی حالت میں اِستری کی اسٹیم کا حکم

سُوال: روزے کی حالت میں کپڑے اِستری کرتے ہوئے اگر اس کی اسٹیم (یعنی بھاپ) زیادہ ہو جائے تو کیا اس سے روزے پر اثر پڑتا ہے؟

جواب: اِستری کرتے وقت پانی کا اُڑنے والا دُھواں نہیں ہوگا۔ بہارِ شریعت میں ہے: اگر بتی کا دھواں اگر جان بوجھ کر کھینچا تو روزہ ٹوٹ جائے گا، اگر آٹے کا غبار وغیرہ حلق میں چلا گیا تو روزہ نہیں ٹوٹے گا۔[6] (اِس موقع پر مدنی مذاکرے میں شریک مفتی صاحب نے فرمایا:) Steam (یعنی بھاپ) وغیرہ سے اسی وقت روزہ ٹوٹے گا جب یہ خود ہی لی جائے ورنہ ایسے ہی

---

1 ...... فتاویٰ رضویہ، ۱۰/ ۵۵۱۔

2 ...... فتاویٰ رضویہ، ۱۰/ ۵۱۱، ملخصاً۔

3 ...... ترمذی، کتاب الصوم، باب ما جاء فی الکحل للصائم، ۲/ ۱۷۷، حدیث: ۷۲۶۔

4 ...... فتاوی هندية، كتاب الصوم، الباب الرابع فيما يفسد وما لا يفسد، ۱/ ۲۰۳۔

5 ...... فتاویٰ اہلسنت غیر مطبوعہ۔ 6 ...... بہارِ شریعت، ۱/ ۹۸۲، حصہ: ۵۔

دھواں خود چلا گیا تو روزہ نہیں ٹوٹے گا۔[1]

روزے میں نہانے کا حکم

سُوال: روزے میں ایک یا دو بجے کے بعد نہانے سے روزہ مکروہ ہو جاتا ہے یا ٹوٹ جاتا ہے یا اس میں کسی قسم کا کوئی فرق پڑتا ہے یا نہیں؟ برائے کرم اس کی وضاحت فرما دیجئے۔ (ندیم)

جواب: ایسا کچھ نہیں ہوتا۔ روزہ میں صبح، دوپہر اور شام میں بھی نہا سکتے ہیں۔

سونے چاندی کے قلم سے لکھنا ناجائز ہے

سُوال: کیا سونے اور چاندی کے قلم سے لکھنا جائز ہے؟

جواب: سونے اور چاندی کے قلم سے لکھنا ناجائز ہے۔[2] عورت کو بھی سونے کے قلم سے لکھنے کی اِجازت نہیں۔ البتہ یہ سونے اور چاندی کا زیور پہن سکتی ہے۔[3] سونے چاندی کے بَرتنوں میں کھانا پینا بھی منع ہے۔[4] سونا اور ریشم آخرت کی یاد کے لئے ہیں اور یہ جنَّت میں مَردوں کو ملیں گے۔[5]

---

(1) ...... بہارِ شریعت، ۱/ ۹۸۲، حصہ: ۵۔ (2) ...... بہارِ شریعت، ۳/ ۳۹۶، حصہ: ۱۶۔

(3) ...... فتاویٰ رضویہ، ۲۲/ ۱۲۶۔ (4) ...... بہارِ شریعت، ۳/ ۳۹۵، حصہ: ۱۶۔

(5) ...... حضرتِ سَیِّدُنا حذیفہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے رِوایت ہے کہ میں نے رسولُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو فرماتے ہوئے سنا کہ باریک اور موٹا ریشم نہ پہنو اور سونے چاندی کے برتن میں نہ کھاؤ اور نہ پیو کہ یہ دُنیا میں کُفّار کے لیے ہیں اور تمہارے لیے آخرت میں ہیں۔ (بخاری، کتاب الاطعمة، باب الاکل فی اناء مفضض، ۳/۵۳۵، حدیث: ۵۴۲۶) اِس حدیثِ پاک کے تحت مشہور مُفَسِّر، حکیمُ الاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ فرماتے ہیں: جس کپڑے کا تانا بانا (وہ دھاگے جو کپڑا بننے میں لمبائی و چوڑائی میں دیئے جاتے ہیں) یا صرف بانا (وہ دھاگے جو کپڑا بننے میں چوڑائی میں دیئے جاتے ہیں) ریشم کا ہو وہ مَرد کو پہننا حرام ہے عورت کو حلال اور جس کا تانا (وہ دھاگے جو کپڑا بننے میں لمبائی میں دیئے جاتے ہیں) ریشم کا ہو بانا سوت کا یا اون کا اس کا پہننا مرد کو بھی حلال ہے۔ ریشم سے مُراد کیڑے کا ریشم ہے، دَریائی ریشم یا سَن کا ریشم سب کو حلال ہے کہ وہ حریر و دیباج نہیں۔ (مزید فرماتے ہیں:) کفار اگر سونے چاندی کے برتنوں میں کھائیں تم انہیں نہ روکو نہ ان سے لڑو مگر ان کی دیکھا دیکھی تم نہ پہنو تمہارے واسطے سونا چاندی جنت میں تیار ہے اِنْ شَآءَ اللہ خوب استعمال کرنا، اِس ممانعت میں لاکھوں حکمتیں ہیں۔ اگر مسلمان مَردوں نے سونے چاندی کے زیور پہننا شروع کر دیئے تو تلوار و بندوق سے جہاد کون کرے گا، مسلمان کا زیور علم اور ہتھیار ہیں۔ (مراٰۃ المناجیح، ۶/ ۷۴)

www.dawateislami.net

وراثت نہ دی تو قیامت کے دِن نیکیاں دینی ہوں گی

سُوال: جو بھائی اپنی بہنوں سے اچھا سلوک نہیں کرتے اور نہ اُنہیں وراثت سے حصہ دیتے ہیں، ایسوں کے بارے میں آپ کیا فرماتے ہیں؟

جواب: شریعت کا دامن نہیں چھوڑنا چاہیے۔ بھائیوں پر بہنوں کا جو حق دینا آتا ہے وہ اُنہیں دینا ہو گا، اگر نہیں دیں گے تو قیامت کے دِن اپنی نیکیاں دینی پڑیں گی نیز نیکیاں نہیں دیں گے تو اُن کے گناہ اپنے سر لینے پڑیں گے کیونکہ یہ بندے کا حق ہے۔ یاد رکھیے! شریعت نے جتنا بھی وراثت میں بہنوں کا حق مقرر فرمایا ہے اُتنا دینا پڑے گا۔ بعض بھائی اپنی بہنوں کو بہت نوازتے اور اُن کی خدمت کرتے ہیں جبکہ بعض بھائی ایسے ظالم ہوتے ہیں جو مَعَاذَ اللّٰہ اپنی بہنوں کو وراثت سے ہی محروم کر دیتے ہیں لہٰذا بہنوں کے ساتھ ایسا نہ کیا جائے۔ مکتبۃ المدینہ نے وراثت کے موضوع پر مختصر رِسالہ ”مالِ وراثت میں خیانت نہ کیجئے“[1] شائع کیا ہے، اِس رِسالے کا مُطالعہ کرنا سب کے لئے مفید ہے، آپ اِس رِسالے کو مکتبۃ المدینہ سے ہدیۃً لے سکتے ہیں نیز دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ سے ڈاؤن لوڈ بھی کر سکتے ہیں۔

اِیصالِ ثواب کرنے سے نیکیوں میں اِضافہ ہوتا ہے

سُوال: جو شخص اپنے کسی مَرحوم کو قرآنِ پاک یا کوئی ذِکر و اَذکار پڑھ کر اِیصالِ ثواب کرتا ہے تو کیا اس پڑھنے والے کو بھی ثواب ملے گا یا سارا ثواب مَرحوم کو پہنچ جائے گا؟

جواب: اِیصالِ ثواب کرنے والے کا اپنا ثواب ختم نہیں ہو جاتا بلکہ بڑھ جاتا ہے، مثلاً ہم ایک دُرُود شریف پڑھ کر 10 اَفراد کو اِیصالِ ثواب کریں گے تو جہاں ان 10 اَفراد کو ایک ایک دُرُود شریف کا ثواب ملے گا وہاں ہمیں اپنے پڑھے ہوئے دُرُود شریف کے ثواب کے ساتھ ساتھ جن 10 اَفراد کو ہم نے اِیصالِ ثواب کیا ہے ان کے مجموعے کے برابر بھی

---

1 ...... ”مالِ وراثت میں خیانت نہ کیجئے“ مکتبۃ المدینہ کا 42 صفحات پر مشتمل رِسالہ ہے، اِس رِسالے میں تقسیمِ میراث اور فی زمانہ مسلمانوں کا حال، دینِ اِسلام اور اَحکامِ میراث، میراث سے متعلق بزرگانِ دِین کی اِحتیاطیں، تقسیمِ میراث کے 7 فوائد و برکات، میراث تقسیم نہ کرنے کے 7 نقصانات، مالِ وراثت کے تعلق سے ہونے والے 5 بڑے گناہ اور مالِ وراثت سے متعلق پائی جانے والی 8 عمومی غفلتیں بیان کی گئی ہیں۔ (شعبہ ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنّت)

www.dawateislami.net

ثواب ملے گا۔ اس طرح ایک دُرُود شریف پڑھ کر 10 اَفراد کو اِیصالِ ثواب کرنے والے کے پاس گیارہ دُرُود شریف کا ثواب ہو جائے گا۔[1]

قرآن و حدیث میں جس چیز کی ممانعت نہیں وہ جائز ہے

سُوال: کیا مدنی کسوٹی حدیثِ پاک سے ثابت ہے؟ (SMS کے ذَریعے سُوال)

جواب: ہر چیز کی صَراحت نہیں ہوتی، ورنہ تو اِس طرح پوچھنا بھی حدیثِ پاک سے ثابت نہیں۔ البتہ جو چیز قرآن و حدیث میں منع نہیں وہ جائز ہے۔[2] لہٰذا مدنی کسوٹی، رَمضانی کسوٹی اور مدنی چینل بھی جائز ہیں اگرچہ ان کا ذِکر حدیثِ پاک میں نہیں۔ آپ سلے ہوئے کپڑے پہنتے، پنکھے چلاتے اور بلب جلاتے ہیں یہ چیزیں بھی تو حدیثِ پاک سے ثابت نہیں ہیں۔

مَرحوم والد کے نام پر خریدا ہوا سوٹ خود سِلوا کر پہننا کیسا؟

سُوال: ہمارے والد صاحب کا اِنتقال ہو گیا ہے، ان کے نام پر ہم جو سوٹ لائے ہیں کیا اسے سِلوا کر خود پہن سکتے ہیں؟

جواب: اللہ پاک آپ کے والدِ محترم کی بے حساب مغفرت فرمائے اور آپ سب کو صبر عطا فرمائے۔ اگر یہ سوٹ آپ کے والد صاحب کا تھا تو ان کے جتنے بھی وارث ہیں سب کا اس میں حصہ ہو گا۔ اس لئے کوئی ایک بیٹا اس سوٹ کو نہیں

---

1 ...... حدیثِ پاک میں ہے: جو قبرستان میں گیارہ بار سورۂ الاخلاص پڑھ کر مُردوں کو اس کا ایصالِ ثواب کرے تو مُردوں کی تعداد کے برابر ایصالِ ثواب کرنے والے کو اس کا اَجر ملے گا۔ (جمع الجوامع للسیوطی، قسم الاقوال... الخ، باب المیم، ۷/ ۲۸۵، حدیث: ۲۳۱۵۲) حضرت علامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ اور ہر قسم کی عبادت اور ہر عمل نیک فرض و نفل کا ثواب مُردوں کو پہنچا سکتا ہے، اُن سب کو پہنچے گا اور اس کے ثواب میں کچھ کمی نہ ہو گی، بلکہ اُس کی رحمت سے امید ہے کہ سب کو پورا ملے یہ نہیں کہ اُسی ثواب کی تقسیم ہو کر ٹکڑا ٹکڑا ملے۔ بلکہ یہ امید ہے کہ اس ثواب پہنچانے والے کے لیے اُن سب کے مجموعے کے برابر ملے مثلاً کوئی نیک کام کیا، جس کا ثواب کم از کم دس ملے گا، اس نے دس مُردوں کو پہنچایا تو ہر ایک کو دس دس ملیں گے اور اس کو ایک سو دس اور ہزار کو پہنچایا تو اسے دس ہزار دس وعلیٰ ہذا القیاس۔ (بہارِ شریعت، ۱/ ۸۵۰، حصہ: ۴)

2 ...... اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: بغیر خدا و رَسول (عَزَّوَجَلَّ وَصَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کے منع فرمائے کوئی چیز ناجائز نہیں ہو سکتی۔ ہمیں قرآن و حدیث نے یہ قاعدہ کلیہ اِرشاد فرمایا ہے کہ اللہ اور رَسول (عَزَّوَجَلَّ وَصَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) جس بات کا حکم دیں وہ واجب ہے جس سے منع فرمائیں وہ ناجائز ہے اور جس کا کچھ ذِکر نہ فرمائیں وہ معافی ہے، وہ اگر واجب نہیں تو ناجائز بھی نہیں۔ (فتاویٰ رضویہ، ۹/ ۱۶۴) مزید تفصیلات جاننے کے لیے فتاویٰ رضویہ جلد 26 صفحہ 525 تا 528 کا مطالعہ کیجیے۔ (شعبہ ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنّت)

www.dawateislami.net

سلوا سکتا۔ البتہ سب وُرَثا بالغ ہیں اور سارے مل کر کسی ایک سے کہتے ہیں کہ تم اپنے لئے یہ سوٹ سلوالو تو اِجازت ہو جائے گی ورنہ اِجازت نہیں ملے گی۔

اَنبیاء و اَولیا کی نظر سے تقدیر بدل جاتی ہے

سُوال: مندرجہ ذیل شعر کی وَضاحت فرمادیجئے:

بگڑی قسمت سنور، جائے گی ہو نظر سُوئے لوح و قلم، تاجدارِ حرم

جواب: اِس شعر میں پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں عرض کی گئی ہے کہ یَا رَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! اگر لوح و قلم میں میرے بارے میں کوئی خراب چیز یا کوئی بگاڑ لکھا ہوا ہے تو آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اسے بدل دیجئے کیونکہ آپ اسے بدل سکتے ہیں۔ ہمارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شان تو بہت بڑی ہے، ہمارے غوث پاک رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ کو بھی یہ طاقت ملی ہوئی ہے کہ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ کی نظر سے بھی تقدیریں بدل جاتی تھیں، البتہ تقدیر کی اَقسام ہیں جن میں سے کوئی بدل سکتی ہے اور کوئی نہیں بدل سکتی۔[1]

لے پالک (یعنی گود لئے ہوئے بچے) کی ولدیت کے کالم میں اپنا نام لکھوانا کیسا؟

سُوال: اگر کوئی کسی سے بچہ لے کر پالتا ہے تو کیا اس کی ولدیت کے کالم میں اپنا نام لکھوا سکتا ہے؟ (محمد انیل عطاری، سیالکوٹ)

جواب: "لے پالک" بچہ لینے والے اس بچے کے ماں باپ نہیں بنتے بلکہ اس کی ماں وہی ہوتی ہے جس نے اسے جنا ہوتا ہے اور باپ بھی وہی ہوتا ہے، لہٰذا ولدیت والے کالم میں لے پالک بچے کے اصلی باپ کی جگہ اپنا نام لکھوانے والے گناہ گار

---

1 ...... قضا تین قسم ہے: (1) مُبرَم حقیقی، کہ علمِ الٰہی میں کسی شے پر معلّق نہیں۔ اور (2) معلّقِ محض، کہ صُحفِ ملائکہ میں کسی شے پر اُس کا معلّق ہونا ظاہر فرمادیا گیا ہے۔ اور (3) معلّق شبیہ بہ مُبرَم، کہ صُحفِ ملائکہ میں اُس کی تعلیق مذکور نہیں اور علمِ الٰہی میں تعلیق ہے۔ وہ جو مُبرَم حقیقی ہے اُس کی تبدیل نا ممکن ہے، اکابر محبوبانِ خدا اگر اتفاقاً اس بارے میں کچھ عرض کرتے ہیں تو اُنھیں اس خیال سے واپس فرمادیا جاتا ہے۔ اور وہ جو ظاہر قضائے معلّق ہے، اس تک اکثر اولیا کی رسائی ہوتی ہے، اُن کی دُعا سے، اُن کی ہمّت سے ٹل جاتی ہے اور وہ جو متوسّط حالت میں ہے، جسے صُحفِ ملائکہ کے اعتبار سے مُبرَم بھی کہہ سکتے ہیں، اُس تک خواص اکابر کی رسائی ہوتی ہے۔ حضور سیّدنا غوثِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تعالٰی عَنْہُ اسی کو فرماتے ہیں: "میں قضائے مُبرَم کو رد کر دیتا ہوں" اور اسی کی نسبت حدیث میں ارشاد ہوا: اِنَّ الدُّعَاءَ یَرُدُّ الْقَضَاءَ بَعْدَ مَا اُبْرِمَ بیشک دُعا قضائے مُبرَم کو ٹال دیتی ہے۔ (بہارِ شریعت، ۱ / ۱۲ تا ۱۶، حصہ ۱ ملتقطاً)

www.dawateislami.net

ہوں گے۔[1] یاد رکھیے! لے پالک بچّے کے پَردے کے بھی اَحکام ہیں۔ لے پالک کو پالنے والیاں اس کی ماں نہیں بنتیں لہٰذا جب یہ بچّہ مَرد و عورت کے مُعاملات سمجھنے لگے گا تو لے پالک کو پالنے والیوں پر اس سے پَردہ کرنا فرض ہو جائے گا۔ اِسی طرح منہ بولی بہنوں یا لے پالک کو پالنے والیوں کی جو اپنی بیٹیاں ہوتی ہیں ان سے پَردے کے مُعاملات ہوں گے۔ بہر حال لے پالک کے بڑے مسائل ہیں۔

اگر کوئی لے پالک بیٹا یا بیٹی لے تو اسے چاہیے کہ وہ اسے دودھ پلانے کی کوئی ایسی صورت کر لے جس سے وہ محرم ہو جائے مثلاً جس نے لے پالک لیا ہے اور اس کا پہلے سے اپنا دوسرا بچّہ بھی پیدا ہوا ہے اب اگر یہ 2 سال کے اندر اندر اس لے پالک کو دودھ پلا دیتی ہے تو اب وہ لے پالک بچّہ دودھ کے رِشتے سے اس دودھ پلانے والی عورت کا بیٹا بن جائے گا۔ نیز اس صورت میں لے پالک اور دودھ پلانے والی کے دَرمیان پَردہ بھی نہیں ہو گا اور دودھ پلانے والی کی جو سگی بیٹیاں ہوں گی وہ اس لے پالک کی دودھ کے رِشتے سے بہنیں بن جائیں گی اور ان کا بھی آپس میں پَردہ نہیں ہو گا۔ اگر اپنا دودھ نہیں ہے تو لے پالک لینے والی اپنی بہن کا دودھ پلا دے کہ اس طرح کرنے سے لے پالک کے ساتھ اس کا خالہ والا رِشتہ ہو جائے گا اور خالہ سے بھی پَردہ نہیں ہوتا البتہ جو اس کی اپنی اصل بیٹیاں ہوں گی ان سے لے پالک کا پَردہ ہو گا کیونکہ

[1] ...... تفسیر صراط الجنان جلد 7 صفحہ 561 پر ہے: بچّہ گود لینا جائز ہے لیکن یہ یاد رہے کہ گود میں لینے والا عام بول چال میں یا کاغذات وغیرہ میں اس کے حقیقی باپ کے طور پر اپنا نام استعمال نہیں کر سکتا بلکہ سب جگہ حقیقی باپ کے طور پر اس بچّے کے اصلی والد ہی کا نام استعمال کرنا ہو گا اور اگر اصلی باپ کا نام معلوم نہیں تو اس کی معلومات کروا کر باپ کے طور پر حقیقی باپ کا نام لکھنا ہو گا اور اگر کوشش کے باوجود کسی طرح اس کے اصلی باپ کا نام معلوم نہ ہو سکے تو گود لینے والا گفتگو میں حقیقی باپ کے طور پر اپنا نام ہر گز استعمال نہ کرے اور نہ ہی بچّہ اسے حقیقی والد کے طور پر اپنا باپ کہے، اسی طرح کاغذات وغیرہ میں سرپرست کے کالم میں اپنا نام لکھے حقیقی والد کے کالم میں ہر گز نہ لکھے: اگر جان بوجھ کر خود کو حقیقی باپ کہے یا لکھے گا تو یہ بھی دَرج ذیل دو وعیدوں میں داخل ہے، چنانچہ (1) حضرت سعد رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے رِوایت ہے، حضورِ اقدس صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: جس شخص کو یہ معلوم ہو کہ اس کا باپ کوئی اور ہے اور اس کے باوجود اپنے آپ کو کسی غیر کی طرف منسوب کرے تو اس پر جنّت حرام ہے۔ (بخاری، کتاب الفرائض، باب من ادعی الی غیر ابیہ، ۴/ ۳۲۶، حدیث: ۶۷۶۶) (2) حضرت علی المرتضیٰ کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم سے رِوایت ہے، نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: جس شخص نے خود کو اپنے باپ کے غیر کی طرف منسوب کیا یا جس غلام نے اپنے آپ کو اپنے مولیٰ کے غیر کی طرف منسوب کیا اس پر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی، فرشتوں کی اور تمام لوگوں کی لعنت ہو، قیامت کے دِن اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کا کوئی فرض قبول فرمائے گا نہ نفل۔ (مسلم، کتاب الحج، باب فضل المدینۃ...الخ، ص ۵۴۶، حدیث: ۳۳۲۷)

www.dawateislami.net

اس نے اپنا دودھ نہیں بلکہ اپنی بہن کا دودھ پلایا ہے۔ بہر حال لے پالک لینا جائز ہے مگر اس کے نازک مسائل ہیں جن پر لوگ عمل نہیں کرتے۔ آج کل اِس قدر نازک دور ہے کہ لے پالک کو بھی یہ نہیں بتایا جاتا کہ "ہم نے لے کر تمہیں پالا ہے" تاکہ اس کا دِل نہ ٹوٹ جائے۔ اگر کوئی کسی لے پالک لینے والے کو ان مَسائل کے بارے میں سمجھاتا ہے تو اسے بھی بُرا بھلا کہنا شروع کر دیا جاتا ہے۔

والدین کی جُدائی کے بعد اَولاد دَربدر ہو جاتی ہے

سُوال: ہو سکتا ہے کہ طلاق کے بعد والدین دوسری شادی کر کے راحت والی زندگی گزارنے میں کامیاب ہو جائیں مگر زندگی بھر ان کی اولاد دَربدر ہو جاتی ہے۔ اگر والدین طلاق کی طرف جانے سے پہلے یہ سوچ لیں کہ اِس سے ہماری اَولاد روڈ پر آ جائے گی، ان کا عجیب حال ہو جائے گا تو شاید طلاق کی طرف اُٹھنے والے ان کے قدم رُک جائیں۔ آپ اس بارے میں کیا فرماتے ہیں؟ (نگرانِ شوریٰ کا سوال)

جواب: والدین کی ایک تعداد ایسی ہے جو آپس میں لڑائیاں کرتی ہے لیکن اپنی اَولاد کو دَربدر ہونے سے بچانے کے لئے طلاق کی طرف نہیں جاتی، یہ بھی اچھا ہے کہ اِس بہانے گھر ٹوٹنے سے بچ جاتا ہے۔ یاد رکھیے! گھر توڑنا بہت بڑے مَسائل کو جنم دیتا ہے۔ ویسے بھی آہستہ آہستہ میاں بیوی عادی ہو جاتے ہیں اور ان کے دَرمیان ہم آہنگی (Understanding) ہو جاتی ہے لہٰذا طلاق کے مُعاملے میں جذباتی فیصلے کرنے اچھے نہیں ہوتے۔

اگر طلاق ہو جائے تو والدین اَولاد کو کیا بتائیں؟

سُوال: فی زمانہ طلاقیں بہت ہو رہی ہیں۔ کورٹ میں کثرت سے کیس چل رہے ہیں۔ طلاق کی وجہ سے بچوں کی زندگیاں اُجڑ رہی ہیں، اگر خدانخواستہ میاں بیوی میں طلاق واقع ہو جاتی ہے تو ایک عرصے تک اَولاد ماں کے پاس رہتی ہے، چونکہ والدین میں لڑائی جھگڑے اور نااِتفاقی کی وجہ سے طلاق ہوتی ہے اس لئے ان کے دَرمیان نفرتیں پیدا ہو جاتی ہیں اور پھر ماں اَولاد کے دِل میں والد کے خلاف زہر بھرنے کی کوشش شروع کر دیتی ہے۔ اِسی طرح باپ بھی اپنے پاس رہنے والے بچوں کے دِل میں ان کی ماں کے خلاف زہر بھر کر انہیں اس سے متنفر کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ اس طرح

کرنے سے جہاں بچوں کے ظاہر و باطن پر بُرا اثر مُرتب ہوتا ہے وہاں ماں باپ کی دُنیا و آخرت کے مُعاملات بھی خراب ہو رہے ہوتے ہیں، برائے کرم اِس بارے میں راہ نُمائی فرما دیجئے۔

جواب: سعادت مند اَولاد چُھپ کر باپ سے ملتی ہے اگرچہ ماں ملنے کو پسند نہیں کرتی اور روکنے کے لئے بہت سختیاں کرتی ہے۔ بعض اوقات تو ماں یہاں تک کہہ دیتی ہے کہ اگر تم اپنے باپ سے ملو گے تو میں تمہیں اپنا دودھ نہیں بخشوں گی۔ یاد رکھیے! نفرت دِلا کر باپ سے رِشتہ تڑوانا حرام اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے۔ اگرچہ طلاق کے بعد وہ اس عورت کا شوہر نہ رہا مگر اس بچے کا باپ تو ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جب یہ دُنیا سے جائے گا تو اس کا ترکہ طلاق یافتہ بیوی کے پاس رہنے والی اَولاد کو بھی ملے گا۔ اس وقت یہ مالِ وراثت کے لئے دوڑ دوڑ کر جائے گی اور کہے گی کہ یہ اس کا بیٹا ہے، اس کا بھی مالِ وراثت میں حصہ ہے لہٰذا اسے بھی اس کا حق دو۔ اس لئے ماں کو چاہیے کہ وہ اَولاد کو باپ سے ملنے دے۔ ویسے بھی اَولاد کو باپ سے ملنے سے روکنا ماں کے لئے جائز نہیں ہے لہٰذا باپ اَولاد سے ملنا چاہتا ہے تو اسے ملنے دیا جائے۔

(**اِس** موقع پر نگرانِ شُوریٰ نے فرمایا:) طلاق یافتہ والدین اپنی طلاق اور لڑائی کی باتیں اپنی اَولاد کو بتانے کے بجائے ان کے دماغ میں یہ جملہ ڈال دیں کہ "ہماری آپس میں ذہنی ہم آہنگی نہیں ہو سکی جس کی وجہ سے ہم دونوں ایک ساتھ نہیں رہ سکے۔" اگر طلاق یافتہ والدین ایک دوسرے کے عیب کھولیں گے تو اَولاد نہ باپ کی رہے گی اور نہ ماں کی رہے گی بلکہ بعض صورتوں میں بچوں کی آخرت بھی داؤ پر لگ جائے گی۔ ایسے حالات میں بھی ماں باپ کو اَولاد کے دِل میں پیار و محبت کا بیج بونا چاہیے تا کہ محبت کی فصل پیدا ہو ورنہ نفرت کا بیج بونے کی صورت میں بچوں کا دماغ خراب ہو جائے گا اور آگے چل کر یہ بھی لڑائی جھگڑوں کے مُعاملات میں گرفتار ہو جائیں گے۔

اللہ کا محبوب بنے جو تمہیں چاہے

سُوال: پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے محبت کا کیا انداز ہونا چاہیے؟

جواب: قرآنِ پاک میں ہے: ﴿قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ﴾ (1) ترجمۂ کنزالایمان: "اے محبوب تم فرما

(1) ......پ۳، آلِ عمران: ۳۱۔

www.dawateislami.net

دو کہ لوگو اگر تم اللہ کو دوست رکھتے ہو تو میرے فرمان بردار ہو جاؤ اللہ تمہیں دوست رکھے گا۔" پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے کامل محبت کا اَنداز یہ ہونا چاہیے کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے محبت کرنے کے ساتھ ساتھ آپ کی اِتباع اور پیروی کی جائے، جن فرائض کی اَدائیگی کا حکم دیا گیا ہے انہیں ادا کیا جائے، واجبات اور سنّتوں کی بھی پابندی کی جائے۔

اللہ کا محبوب بنے جو تمہیں چاہے ــــ اس کا تو بیاں ہی نہیں کچھ تم جسے چاہو

یعنی یارَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جو آپ سے پیار کرے گا وہ اللہ پاک کا پیارا بن جائے گا مگر جس سے آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پیار کریں گے اُس کی شان کیا ہو گی؟

فرشتوں کی تعداد اور نام

سُوال: فرشتے کتنے ہیں؟ نیز جس طرح اِنسانوں کے نام ہوتے ہیں کیا اسی طرح فرشتوں کے نام بھی ہوتے ہیں؟

جواب: اتنی اتنی تعداد میں فرشتے پیدا ہوتے ہیں اِس طرح کی رِوایات موجود ہیں۔ فرشتے پیدا ہوتے رہتے ہیں، ان کی تعداد شمار نہیں کی جا سکتی۔ ہاں اللہ پاک فرشتوں کی تعداد جانتا ہے۔[1] ہر فرشتے کا نام ہو اِس بارے میں مجھے کوئی رِوایت معلوم نہیں۔ البتہ چار مشہور مقرب فرشتوں کے نام یہ ہیں: جبرائیل، میکائیل، اِسرافیل اور عزرائیل عَلَیْہِمُ السَّلَام۔

شیطان کون ہے؟

سُوال: شیطان کون ہے؟ (سبحان عطاری)

جواب: شیطان جن ہے۔[2] جس طرح اِنسان، حضرتِ سَیِّدُنا آدم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ السَّلَام کی اَولاد میں سے ہیں اِسی طرح جنات شیطان کی اَولاد میں سے ہیں۔[3] حضرتِ سَیِّدُنا آدم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ السَّلَام کی اَولاد میں مسلمان بھی ہیں اور کفار بھی یوں ہی جنات میں بھی مسلمان بھی ہیں اور کفار بھی۔[4] یہ حقیقت ہے کہ شیطان فرشتہ نہیں بلکہ جن ہے مگر اس کے باوجود

1 ...... پ۲۹، المدثر: ۳۱۔

2 ...... پ۱۵، الکھف: ۵۰۔

3 ...... تفسیر یحیی بن سلام، پ۱۵، الکھف، تحت الآیۃ: ۵۰، ۱/۱۹۱۔

4 ...... کتاب العظمۃ، ذکر الجن، ص۴۲۹، حدیث: ۱۱۳۷۔

بعض لوگوں کو یہ غَلَط فہمی ہے کہ یہ فرشتہ ہے۔ یہ بہت عبادت کرتا تھا، یہاں تک کہ فرشتوں میں وعظ کہنے لگا اور فرشتوں کا اُستاد بن بیٹھا[1] لیکن جب اس نے اللہ پاک کی نافرمانی کی تو ہمیشہ کے لیے دُھتکار دیا گیا۔[2]

مال و دولت سے ہی تکبر آئے یہ ضَروری نہیں

سُوال: کیا مال و دولت کے ساتھ ہی تکبر آتا ہے؟ نیز تکبر کی علامت اور علاج بتا دیجئے۔ (محمد دانش عطاری، شارجہ)

جواب: مال و دولت کے ساتھ ہی تکبر آتا ہے ایسا نہیں ہے۔ غریب کو بھی تکبر ہوتا ہے، بعض غریب ایسے ہوتے ہیں جو کسی کو گھاس نہیں ڈالتے۔ ہر ایک کو تکبر سے بچنا چاہیے کہ شیطان بھی تکبر سے ڈوبا ہے۔[3] کسی کو اپنے سے گھٹیا، حقیر اور اپنے آپ کو اس سے بہتر سمجھنا تکبر کہلاتا ہے۔ تکبر مالداروں میں ہوتا ہے لیکن یہ ضَروری نہیں ہے کہ ہر مالدار میں تکبر ہو۔ بعض اوقات ظاہری طور پر مالدار آدمی کا غریبوں سے جو انداز ہوتا ہے اُس سے ایسا لگ رہا ہوتا ہے کہ یہ تکبر کر رہا ہے لیکن اس کے دل پر فائنل حکم نہیں لگا سکتے کہ یہ تکبر کر رہا ہے، کیونکہ تکبر باطنی اَمراض میں سے ہے اور یہ دِل میں ہوتا ہے۔ ہر ایک اپنے اوپر غور کر لے کہ وہ دوسرے مسلمان بھائی کو اپنے سے گھٹیا اور اپنے آپ کو اس سے بہتر سمجھ رہا ہے یا نہیں؟ اگر نَعُوْذُ بِاللّٰه کسی میں یہ علامت پائی جا رہی ہو تو یہ سوچ کر اسے دور کرنے کی کوشش کرے کہ میں نہیں جانتا کہ اللہ پاک کی بارگاہ میں کون مقبول ہے؟ جسے میں حقیر سمجھ رہا ہوں بظاہر وہ گناہ گار بھی ہے لیکن ہو سکتا ہے کہ وہ اللہ پاک کی بارگاہ میں مقبول ہو۔ اللہ کریم اسے توبہ کی توفیق دے کر اس کے سر پر ولایت کا تاج رکھ دے۔ اللہ پاک بے نیاز ہے۔ کوئی بندہ گناہ گار ہے تو اس کے گناہ سے ضرور نفرت کریں مگر اپنے آپ کو اس سے بہتر اور اسے کمتر سمجھنے سے بچیں۔

جنّت آسمانوں پر ہے

سُوال: کیا جنّت آسمانوں پر ہے؟ (محمد حامد عطاری، استنبول)

---

1 ...فتاویٰ رضویہ، ۱۴/ ۶۱۲۔ 2 ...پ ۲۳، ص: ۷۷-۷۸۔

3 ...تاریخ ابن عساکر، حرف القاف، ذکر من اسمه قابیل، ۴۹/ ۴۰، رقم: ۵۶۴۷، حدیث: ۱۰۴۸۴۔

www.dawateislami.net

جواب: جنّت ساتوں آسمانوں سے اوپر اور جہنّم ساتوں زمینوں کے نیچے ہے۔(1) جنّت بہت اونچی اور جہنّم بہت نیچی ہے۔ اللہ کریم ہمیں نیچے اُترنے سے بچائے اور اوپر کی پرواز نصیب فرمائے کہ ہم جنّت میں جاکر پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے قدموں سے لپٹ جائیں۔ جنّت میں پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا پڑوسی بننے کا شرف مل گیا تو اِنْ شَآءَ اللہ سب کچھ مل جائے گا۔

شعر کے ایک مِصرعے میں نعت خواں کی اِصلاح

سُوال: ایک نعت خواں اسلامی بھائی نے یہ شعر پڑھا:

جنّت میں آقا کا پڑوسی بن جائے عطارِ اِلٰہی   بہرِ رضا اور قطبِ مدینہ یااللہ میری جھولی بھر دے

اسے سننے کے بعد آپ نے جو اِصلاح فرمائی وہ جواباً پیشِ خدمت ہے:(2)

جواب: لُغت کے قاعدے کے مُطابق ”بہرِ رضا و قطبِ مدینہ“ کے دَرمیان ”و“ آئے گا ”اور“ نہیں آئے گا۔ بعض نعت خواں ”سَلام“ میں بھی ”تم پہ کروڑوں دُرُود اور سلام“ پڑھتے ہیں حالانکہ میں نے لکھا ہے: ”تاجدارِ حرم اے شہنشاہِ دِیں تم پہ ہر دَم کروڑوں دُرُود و سلام“ اور لُغت کے مُطابق بھی ”دُرُود اور سلام“ کے بجائے ”دُرُود و سلام“ آئے گا۔ ”دُرُود“ فارسی لفظ ہے اور ”سَلام“ عربی لفظ ہے لہٰذا دونوں کو ملانے کے لئے ”و“ آنا چاہیے۔ پُرانی تحریروں میں ”اور“ بھی لکھا ہوتا ہے۔ یہ قاعدہ اچھی طرح سمجھ لیں اِنْ شَآءَ اللہ کام دے گا: دو عربی لفظ ہوں یا دو فارسی لفظ ہوں یا ایک لفظ فارسی ہو اور ایک لفظ عربی ہو تو جب انہیں ملانا ہو گا تو عطف کے لئے ”و“ آئے گا ”اور“ نہیں آئے گا۔ لُغت کے حساب سے ”و“ زیادہ دُرُست ہے جبکہ ”اور“ اِستعمال کرنے سے عیب پیدا ہو جائے گا لہٰذا اس طرح کے اَلفاظ ملاتے وقت ”و“ ہی لکھا پڑھا جائے۔ نیز عربی اور فارسی کے علاوہ دونوں لفظ اُردو ہیں یا ایک لفظ اُردو اور ایک لفظ ہندی ہے یا ایک لفظ سنسکرت اور ایک لفظ اُردو ہے یا انگلش لفظ ہیں تو انہیں ملاتے وقت ”اور“ آئے گا۔ شاید فارسی اور ترکی کے

1 شرح العقائد النسفیۃ مع حاشیہ جمع الفرائد بإنارۃ شرح العقائد، قولہ والجنۃ حق والنار حق، حاشیہ: ۵، ص ۲۴۶۔

2 یہ سُوال شعبہ ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنّت کی طرف سے قائم کیا گیا ہے جبکہ جواب امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا عطا فرمودہ ہی ہے۔ (ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنّت)

www.dawateislami.net

اَلفاظ ملانے میں بھی "و" آتا ہے۔ یہ سمجھنے کے لئے کہ یہ لفظ اُردو کا ہے یا عربی یا فارسی وغیرہ کا تو اس کے لئے لغت کی بڑی بڑی کتابیں دیکھنی پڑیں گی جس سے پتا چل جائے گا کہ یہ لفظ کس زبان کا ہے؟ لغت کے انداز بھی بدلتے رہتے ہیں۔ عُلَمائے لغت کے دَرمیان بھی اِختلاف ہوتا رہتا ہے لیکن یہ اِختلاف مذہبی نہیں بلکہ اِس طرح کا اِختلاف ہوتا ہے کہ کہاں کونسا لفظ اِستعمال ہو گا؟ اب اِس شعر کو بدل کر میں نے یوں کر دیا ہے:

جنَّت میں آقا کا پڑوسی بن جائے عطّار الٰہی — مولیٰ از پئے قُطبِ مدینہ یااللہ مری جھولی بھر دے

پہلے "بہرِ رضا و قطبِ مدینہ تھا" "بہرِ رضا" بھی صحیح تھا مگر لفظ "بہر" سن کر "بہرے" یعنی نہ سننے والے کی طرف دھیان جاتا ہے، اس لئے میں نے لفظ "بہرِ رضا" کی جگہ "از پئے قطبِ مدینہ" بدل دیا۔ "بہرِ نبی" بھی لکھا اور پڑھا جاتا ہے اور بڑوں نے بھی اپنے کلاموں میں مختلف مقامات پر اسے اِستعمال کیا ہے مگر "بہرِ نبی" سے مَعَاذَ اللہ نہ سننے والے کی طرف اِشتباہ پیدا ہوتا ہے جبکہ "بہرِ مدینہ" میں یہ اِشتباہ پیدا نہیں ہوتا کیونکہ مدینہ شہر ہے بندہ نہیں ہے اس لئے "بہرِ مدینہ" بولنے لکھنے میں کوئی حرج نہیں۔ یوں تو "بہرِ رَسُول یا بہرِ حسین" لکھنے پڑھنے میں بھی کوئی حرج نہیں کیونکہ "بہرِ" میں را زیر کے ساتھ اور "بہرے" میں "ے" آتا ہے مگر ان دونوں کی آواز ایک جیسی ہوتی ہے اس لئے لفظ "بہرِ" اِستعمال کرنے سے بچنا بہتر ہے۔

کسی شاعر کا شعر بدل کر پڑھنا کیسا؟

سُوال: جب کسی شاعر کا لکھا ہوا کلام پڑھنے والوں کے پاس پہنچتا ہے تو وہ اسے کچھ کا کچھ پڑھ دیتے ہیں جس سے سننے والے یہی سمجھتے ہیں کہ شاعر نے ہی ایسا لکھا ہو گا حالانکہ شاعر نے ایسا نہیں لکھا ہوتا بلکہ جب کبھی وہ شاعر کسی سے اپنا بدلا ہوا شعر سنتا ہو گا تو سوچتا ہو گا کہ دیکھو میرے کلام کے ساتھ کیا ہو رہا ہے؟ آپ اِس بارے میں کیا فرماتے ہیں؟

جواب: ماضی کا ایک واقعہ ہے، میں نے ایک کلام لکھا تھا اور وہ کلام بہت مشہور تھا۔ شاید اس کلام کا یہ شعر تھا:

عطّار کو جو دیکھا اُٹھا حشر میں یہ شور — دیکھو غلام سیدِ ابرار آگیا

پڑھنے والے نے جمعہ کے صلوٰۃ و سلام میں اسے یوں پڑھ دیا" عطّار کو جو دیکھا اُٹھا حشر میں یہ شور، دیکھو امیرِ دعوتِ اسلام

آ گیا" نَعُوْذُ بِاللّٰہ۔ پڑھنے والے نے اپنی طرف سے اسے بدل دیا اور وہاں کے جو خطیب صاحب تھے انہوں نے بھی نہ آؤ دیکھا نہ تاؤ اور میرے خلاف بیان داغ دیا کہ یہ شاعری کرتا ہے اور اپنے آپ کو "امیرِ دعوتِ اسلام" کہتا ہے حالانکہ یہ صفت تو سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ہے اور یہ اسے اپنی طرف منسوب کرتا ہے۔ خطیب صاحب کے واویلا مچانے سے بعض نمازی بھی مجھ سے بدظن ہو گئے تھے۔ بہر حال جب مجھے اِس بارے میں معلوم ہوا تو میں نے ان خطیب صاحب کو لکھ کر بھیجا کہ میں نے شعر میں اپنے آپ کو "امیرِ دعوتِ اِسلام" نہیں بلکہ "غلامِ سیدِ اَبرار" لکھا ہے، اب اگر صلوٰۃ وسلام پڑھنے والے نے اسے بدل دیا ہے تو میں کیا کر سکتا ہوں؟ آپ اِس بارے میں مجھ سے پوچھ لیتے اور آپ کے لئے مجھ سے معلوم کرنے کے لئے کوئی دُشواری بھی نہیں تھی۔ بہر حال بعض اوقات یوں بھی ہو جاتا ہے کہ پڑھنے والے سے سُن کر اپنی رائے قائم کر دی جاتی ہے اور لکھنے والے سے معلومات نہیں کی جاتی۔ اِس حوالے سے یہ ایک تلخ یاد تھی۔

بغیر تحقیق کیے کسی بات کی تشہیر نہیں کر دینی چاہیے

عالم ہو یا غیر عالم سب کے لیے ضَروری ہے کہ جب بھی کوئی مُعاملہ دَر پیش ہو تو اس کی اچھی طرح تحقیق کر لی جائے۔ سوشل میڈیا والوں کے لیے بھی یہ خاص ہدایت ہے کہ ہر ایک کا جھنڈا مَت چڑھایا کریں ورنہ آخرت میں پھنس جاؤ گے اور تمہارے عیب کھل جائیں گے۔ ہمیں عیب چھپانے کا حکم ہے، سوشل میڈیا پر اُچھالنے کی اِجازت نہیں ہے۔ یاد رکھیے! کس عیب کو کب بیان کرنا ہے اور کب بیان نہیں کرنا؟ اس کے شرعی اُصول ہیں۔ بعض لوگ اَدھوری بات کاٹ کر بھی سوشل میڈیا پر دے دیتے ہیں کہ دیکھو! اس نے کیا بول دیا ہے؟ حالانکہ بات کچھ اور ہوتی ہے۔ جو لوگ اس طرح کرتے ہیں نہ وہ اپنی آخرت سے ڈرتے ہیں اور نہ ان کے اندر خوفِ خدا ہوتا ہے۔ بسا اوقات غیر مسلم بھی اس طرح کر کے بعض بات چلا دیتے ہیں تاکہ لوگ ان کے جال میں پھنس جائیں، اس طرح بھی شیطان کھیلتا ہے۔ اللہ کریم ہم سب کو گناہوں سے بچنے اور لوگوں کی عیب پوشی کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

با عمل حافظِ قرآن شَفاعت کرے گا

سُوال: میں پہلے آپ سے ملنے آتا تھا۔ پھر ایک عرصے کے بعد ملاقات کے لئے حاضر ہوا تو کسی نے آپ کو میرے

بارے میں بتایا تو آپ نے فرمایا: یہ شہید مسجد کے میرے مقتدی ہیں۔ یہ سُن کر مجھے بہت خوشی ہوئی کہ آپ مجھے بھولے نہیں۔اللہ پاک آپ کو سَلامت رکھے اور ہمیں دعوتِ اسلامی میں جینا مَرنا نصیب فرمائے۔ یہ اِرشاد فرمائیے کہ کون سا حافظِ قرآن شَفاعت کرے گا؟(محمد نعیم قادری، سول لائن کلفٹن)

جواب: آپ سے بہت زیادہ ملاقات ہوتی ہو گی اس لئے پہچان لیا ہو گا۔ جو حافظ، قرآنِ پاک پر عمل کرے گا وہ شَفاعت کرے گا اور یہ عمل کی شرط کڑی ہے۔ آج کل حفاظ کی ایک تعداد خشخشی (یعنی ایک مٹھی سے کم) داڑھی رکھتی ہے، ایک تعداد کو حفظ بھلا دیا جاتا ہے پھر ایک تعداد نمازوں کی پابندی سے محروم ہوتی ہے لہٰذا صرف حافظ ہونے اور قرآنِ پاک پر عمل نہ کرنے والے کیسے شَفاعت کریں گے؟

علم سب سے بڑی دولت ہے

سُوال: مدنی مذاکرے کے دَوران دو بچوں کے دَرمیان علم و دولت کے بارے میں مکالمہ ہوا کہ ان میں سے کس کی اہمیت زیادہ ہے۔ پھر ان بچوں نے امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی خدمت میں رُجوع کیا تو آپ نے جو کچھ اِرشاد فرمایا وہ جواباً پیشِ خدمت ہے:

جواب: مَاشَآءَ اللہ دونوں مدنی منوں نے بہت اچھی تیاری کے ساتھ علم و دولت کے حوالے سے مکالمہ کیا ہے، اللہ پاک انہیں باعمل عالم اور مفتی بنائے۔ اِس میں کوئی شک نہیں کہ علم بڑی دولت ہے۔ دُنیا کی دولت خرچ کرنے سے کم ہوتی ہے جبکہ علم کی دولت ایسی انوکھی دولت ہے کہ اسے جتنا زیادہ خرچ کیا جائے یہ اتنی ہی بڑھتی ہے۔ علم والا جب کسی کو علم سکھائے گا تو اس سے جہاں اس کا اپنا علم پختہ ہو گا وہاں مزید بڑھتا چلا جائے گا مثلاً اگر کوئی بیان کرنا چاہتا ہے تو ظاہر ہے کہ وہ علم کے بغیر نہیں کر سکے گا لہٰذا اسے اپنے بیان کے لئے تیاری کرنی ہو گی یوں بہت ساری اور باتیں بھی اس کے علم میں آجائیں گی اور یوں اس کا علم بڑھتا چلا جائے گا۔ اس کے بَرعکس دولت خرچ کرنے سے بڑھتی نہیں۔ اگر آپ کے پاس 100 روپے ہوں اور آپ ان میں سے 10 روپے کسی کو دے دیتے ہیں تو آپ کے پاس 90 روپے بچ جائیں گے اور 10 روپے کم ہو جائیں گے۔ یہی وجہ ہے کہ علم کی دولت، دُنیوی دولت سے بہتر ہے۔

علم کے فوائد و ثمرات

اگر کوئی علم کے بغیر کام شروع کرتا ہے تو جہاں اسے بہت مشکلات کا سامنا کرنا پڑے گا وہاں بے چارہ زیادہ کام بھی نہیں کر سکے گا۔ دِن بھر مزدوری کر کے دہاڑیاں کمائے گا، لاک ڈاؤن ہونے کی صورت میں دہاڑی بھی ختم ہو جائے گی۔ اس کے برعکس اگر علم والا ہو گا یا کسی بڑے عہدے پر ہو گا تو اسے تنخواہ بھی اچھی ملے گی اور اس کے ساتھ ساتھ بہت کچھ فوائد حاصل ہوں گے مثلاً جو علمِ دِین پڑھ کر عالمِ دِین بنے گا وہ اپنے علم میں اِضافہ کرنے کے لئے تدریس کے فرائض سر انجام دے گا جس سے علم میں اِضافہ ہونے کے ساتھ ساتھ اسے تنخواہ بھی ملے گی۔ اگر امامت کرے گا یا ٹیوشن پڑھائے گا تو ان کی بھی تنخواہ ملے گی۔ کتابیں لکھنے کا فن آتا ہے تو اس سے بھی کما سکتا ہے اور اگر مفتی بن کر دارُ الافتا میں دِین کی خدمت کی سعادت حاصل کرنے والا بن گیا تو اس کی آمدنی اور بھی اچھی ہو جائے گی۔ بندے کے پاس جتنا زیادہ دِین یا دُنیا کا علم ہو گا اُس کی اتنی ہی زیادہ آمدنی ہو سکتی ہے۔ یاد رکھیے! علمِ دُنیا کے مقابلے میں علمِ دِین بہتر ہے۔ جب میں خودکشیوں کے مُعاملات پر غور کرتا ہوں تو خودکشی کرنے والوں میں دُنیوی علم والے ملتے ہیں جبکہ دِینی علم والوں کے بارے میں کبھی نہیں سنا کہ انہوں نے خودکشی کی ہے اور آپ نے بھی کبھی یہ نہیں سنا ہو گا کہ مسجد کے خطیب صاحب نے خودکشی کر لی ہے یا فلاں عالمِ دِین نے خودکشی کر لی ہے۔ علمِ دِین ہلاکت اور بَربادی سے بچاتا ہے۔ اگر کسی کے پاس دُنیا کا عِلم ہے اور عِلمِ دِین نہیں ہے تو گویا اس کے پاس کچھ بھی نہیں ہے۔ یہی وجہ ہے کہ دُنیا کا عِلم پڑھنے لکھنے والے بے روزگاری کی وجہ سے خودکشی کرتے رہتے ہیں اور اس طرح کی خبریں ہمارے مُعاشرے میں وقوع پذیر ہوتی رہتی ہیں۔ یہ حقیقت ہے کہ عِلمِ دِین سب سے بڑا علم ہے۔ (اِس موقع پر مدنی مذاکرے میں شریک مفتی صاحب نے فرمایا:) پارہ 28 سورۃُ المجادلہ کی آیت نمبر 11 میں اللہ پاک نے اِرشاد فرمایا: ﴿یَرْفَعِ اللّٰهُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ ۙ وَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ دَرَجٰتٍ ؕ﴾

ترجَمۂ کنزُالایمان: اللہ تمہارے ایمان والوں کے اور ان کے جن کو علم دیا گیا درجے بلند فرمائے گا۔

والدین اَولاد کی شادی میں تاخیر نہ کریں

سُوال: جو والدین بچّوں کی شادی کے لیے کوشش نہیں کرتے ایسے والدین کے بارے میں آپ کیا فرماتے ہیں؟

جواب: بعض اوقات والدین کے پاس رَسم و رواج نبھانے کے لیے پیسے نہیں ہوتے جس کی وجہ سے بے چارے آزمائش میں ہوتے ہیں یا اس وجہ سے بھی بچوں کی شادی میں تاخیر ہو جاتی ہے کہ والدین کا ذہن ہوتا ہے کہ ابھی بچہ ہے یا ابھی بچی ہے، نیز کبھی بے پروائی اور بے توجہی بھی تاخیر کا سبب ہوتی ہے۔ مکتبۃ المدینہ کی کتاب ”پردے کے بارے میں سوال جواب“ کے صفحہ 325 پر ہے: والدین کو چاہیے کہ جونہی اَولاد بالغ ہو ان کا نکاح کر دیں۔[1] اسی ضمن میں دو فرامینِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: (1) جس کے گھر لڑکا پیدا ہو وہ اس کا اچھا نام رکھے، نیک اَدب سکھائے، بالغ ہو تو اس کا نکاح کر دے۔ اگر اس کا نکاح بلوغ یعنی بالغ ہونے کے باوجود نہ کیا اور وہ کسی گناہ کا مرتکب ہوا یعنی کسی گناہ میں پڑ گیا تو اس کا گناہ باپ پر ہو گا۔[2] حدیثِ پاک کے اَلفاظ ”اس کا گناہ باپ پر ہو گا“ کے تحت حکیم الامت حضرت مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: یہ اس صورت میں ہے کہ بچہ غریب ہو خود نکاح کرنے پر قادر نہ ہو، اور اگر باپ امیر ہو اور اَولاد کا نکاح کر سکتا ہے مگر بے پروائی یا امیر گھرانے کی لڑکی کی تلاش میں نکاح نہ کرے، تب بچہ کے گناہ کا وبال اس بے پرواہ باپ پر ہو گا۔[3]

دُنیوی رَسم و رواج کی وجہ سے شادیوں میں غیر معمولی تاخیر

فی زمانہ 25، 30 سال کی لڑکیاں گھروں میں بیٹھی رہتی ہیں، نہ بی اے پاس اور لکھ پتی لڑکا ملتا ہے اور نہ ان کا نکاح ہوتا ہے۔ ربّ تعالیٰ مسلمانوں کی آنکھیں کھولے۔ پہلے لکھ پتی لڑکا تلاش کرتے تھے مگر اب اَرب پتی لڑکا تلاش کیا جا رہا ہے۔ آج کل دُنیوی رَسم و رواج کی وجہ سے شادیوں میں غیر معمولی تاخیر کی جاتی ہے جس کی وجہ سے عشقِ مجازی بھی پَروان چڑھتا اور گناہوں کا سلسلہ چلتا ہے۔ کاش! کوئی ایسا مدنی رواج قائم ہو جائے کہ بچہ یا بچی جب بلوغت کی دہلیز پر قدم رکھیں یعنی بالغ ہو جائیں تو ان کا نکاح ہو جایا کرے۔ اس طرح ہمارا مُعاشرہ بھی اِنْ شَآءَ اللّٰہ بے شمار بُرائیوں سے بچ جائے گا۔ جب کفو مل جائے اور کوئی ایسی واجبی رکاوٹ یا مجبوری نہ ہو تو اب والدین بچوں کی شادیاں کروا دیں ورنہ

---

1 ...... پردے کے بارے میں سوال جواب، ص۳۲۵۔

2 ...... شعب الایمان، باب فی حقوق الاولاد و الاھلین، ۶/۴۰۱، حدیث: ۸۶۶۶۔ 3 ...... مرآۃ المناجیح، ۵/۳۰۔

گناہوں کا دَروازہ کھل ہی رہا ہے۔ لڑکیاں، لڑکے بھاگ رہے ہیں اور نَعُوْذُ بِاللّٰہ بعض تنگ آکر خود کشیاں بھی کر رہے ہیں۔ عشقِ مجازی کے پیچ لڑانے والے ویسے ہی چُھپ چُھپ کر گناہ کر رہے ہوتے ہیں، اَلغرض! جہاں شادی میں تاخیر کرنے سے بہت سارے مَسائل ہوتے ہیں وہاں بے چاروں کی آخرت بھی بَرباد ہوتی ہے، لہٰذا والدین رحم کریں اور جب اَولاد جوان ہو جائے تو ان کی شادی میں دیر نہ کریں۔

رشتہ کرتے وقت دینداری بھی دیکھنی چاہیے

لوگ ان چکروں میں بھی بَرباد ہو رہے ہیں کہ دولت مندوں کے رِشتوں کی تلاش میں ہوتے ہیں، بھلے وہ دولت مند سود خور ہوں۔ رِشتہ تلاش کرتے وقت یہ بھی نہیں دیکھتے کہ نمازی ہے یا نہیں؟ مال حلال کماتا ہے یا حرام؟ بس یہ دیکھا جاتا ہے کہ لڑکا کتنا مال کماتا ہے؟ یہی وجہ ہے کہ کوئی سودی اِدارے کا آفیسر بھی ہو گا تو اس کی بھی جلد شادی ہو جائے گی، لوگ اسے رِشتہ دینے کے لئے بے قرار ہوں گے۔ اس کے مقابلے میں اگر کوئی بے چارہ نیک نمازی مسجد کا امام ہو تو لڑکی والے یہ سوچ کر اسے رِشتہ دینے کے لیے تیار نہیں ہوتے کہ اگر اپنی بیٹی کی شادی اس سے کر دی تو وہ مسجد کی روٹیاں کھائے گی حالانکہ مسجد کی روٹیوں سے جسمانی توانائی آتی ہے۔ یاد رَکھیے! تمام جائز تنخواہوں میں سب میں زیادہ پاکیزہ تنخواہ امام کی تنخواہ ہے، لہٰذا جو امامت کی صَلاحیت رکھتا اور اس کی تمام شرائط پر پورا اُترتا ہو اسے امامت کرنی چاہیے کیونکہ مسجد کی تنخواہ لینے میں نہ جھوٹ بولنا پڑتا ہے، نہ دھوکا دینا پڑتا ہے نہ ٹیکس، رِشوت اور چوری کے مَسائل ہوتے ہیں۔ جب بندے پر اپنی نماز پڑھنی فرض ہے تو اسے چاہیے کہ پڑھنے کے ساتھ ساتھ پڑھا کر تنخواہ بھی وصول کرے۔

"نمازی ڈاکو" نامی بیان کی کیسٹ سن کر زندگی بدل گئی

سُوال: جب الطاف قادری سری لنکا سے کراچی آئے تھے اور آپ الطاف بھائی کی گاڑی پر انہیں الوداع کرنے کے لیے ایئرپورٹ تشریف لائے تھے، آپ نے وہاں میرا نام محمد یاسین سے غلام یاسین رکھا تھا اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہ آج تک میرا نام غلام یاسین ہی ہے اور ہمیشہ یہی رہے گا۔ آپ سے وہاں ملاقات کا سبب یوں بنا کہ آپ اکیلے ایئرپورٹ پر ٹہل رہے تھے کہ اِس دَوران آپ نے مجھے اِشارے سے اپنی طرف بُلایا اور اپنا دَستِ مُبارک میرے کندھے پر رکھ کر مجھ سے گفتگو

فرمانے لگے میرا حُسنِ ظن ہے کہ اس وقت جو آپ نے اپنا دَستِ مُبارک میرے کاندھوں پر رکھا تھا اس کی برکت سے میری زندگی بدل گئی اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہ میں دعوتِ اسلامی کے ماحول میں آ گیا۔ اللہ پاک کا شکر ہے کہ میں آج تک دعوتِ اسلامی سے وابستہ ہوں۔ آج بھی جب میں اُن پُر کیف لمحات کو یاد کرتا ہوں تو مجھے اپنے آپ پر رَشک آتا ہے کہ مجھے اتنی بڑی ہستی کی صحبت کی برکتیں لوٹنے کی سعادت ملی، یہ واقعہ میں کبھی بھی نہیں بھول سکتا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ نگاہِ ولی کے ذَریعے جن ہزاروں کی تقدیریں بدل گئیں ان ہزاروں میں سے ایک میں بھی ہوں۔

نگاہِ ولی میں وہ تاثیر دیکھی   بدلتی ہزاروں کی تقدیر دیکھی

جواب: اللہ کریم مزید بَرَکتیں عطا فرمائے۔ مدنی قافلوں کے مُسافر بنتے رہیں اور دعوتِ اسلامی کے مدنی کاموں کی کوئی ذِمَّہ داری بھی سنبھال لیں۔ جب میں کولمبو گیا تھا اس وقت الطاف بھائی کے گھر ٹھہرا تھا۔ غالباً غلام یاسین انہیں کے بھائی ہیں۔ الطاف بھائی بالکل ماڈرن تھے، ایک بار کراچی آئے، جب واپس جانے لگے تو کسی نے ان کے سامان میں سنّتوں بھرے بیانات کی چند آڈیو کیسٹیں رکھ دی تھی، انہوں نے کولمبو جا کر جب وہ کیسٹیں سنیں تو ان کے اندر ایسا اِنقلاب بَرپا ہوا کہ انہوں نے کافروں کی اکثریت والے شہر کولمبو میں عمامہ شریف سجا لیا۔ شروع میں کولمبو میں تین اسلامی بھائی باعمامہ تھے جن میں سے ایک مَرحوم الطاف بھائی، دوسرے حاجی عثمان اور تیسرے عبدُ الرزاق ہیں۔ پورے سری لنکا میں یہ تین اسلامی بھائی ہر وقت عمامہ باندھتے تھے۔ الطاف بھائی میں مَاشَآءَ اللہ ایسی بڑی تبدیلی آئی کہ یہ حیرت انگیز طور پر بالکل بدل گئے۔ بے چارے فوت ہو گئے ہیں، اللہ کریم انہیں غریقِ رَحمت فرمائے۔ جب میں ان کے گھر پر ٹھہرا تھا تو انہوں نے اور ان کے گھر والوں نے میری بڑی خدمت کی تھی، اللہ پاک قبول فرمائے۔ اُس وقت حاجی الطاف بھائی کے تین بیٹے تھے جو اب کولمبو میں مَاشَآءَ اللہ دعوتِ اسلامی کی ذمہ داریوں پر ہیں اور حاجی الطاف بھائی خود بھی کولمبو میں دعوتِ اسلامی کے بڑے ذِمہ داران میں سے تھے۔ ان کے بیٹوں کے نام بلال، عبدُ الرحمن اور عبدُ الرحیم ہیں۔ 1999ء میں جب ہم کولمبو گئے تھے یہ اُس وقت سب چھوٹے تھے مگر اب سب بال بچوں والے ہو گئے ہوں گے۔ (اس موقع پر جانشینِ امیرِ اہلِ سنّت نے فرمایا:) آپ نے مَرحوم الطاف بھائی کے حوالے سے فرمایا تھا کہ ان کے سامان میں سنّتوں بھرے

www.dawateislami.net

بیانات کی کیسٹیں رکھی تھیں، ان کے بیٹے کا مجھے SMS آیا ہے کہ میرے والد مرحوم حاجی الطاف آڈیو بیان کی کیسٹ ”نمازی ڈاکو“ سُن کر دعوتِ اسلامی کے ماحول سے وابستہ ہوئے تھے۔

اپنے آپ کو نیک سمجھنا بے وقوفی ہے

سُوال: بعض اوقات لوگ نماز پڑھ رہے ہوتے ہیں یا گناہوں سے بچ رہے ہوتے ہیں تو وہ خود کو نیک تصور کر کے خود پسندی میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ یہ اِرشاد فرمائیے کہ ہم کس طرح خود کو گناہ گار سمجھنے اور خود پسندی سے بچنے والے بن سکتے ہیں؟

جواب: نماز پڑھنے یا گناہوں سے بچنے کی صورت میں خود کو نیک تصور کرنا خود پسندی نہیں ہے بلکہ خود پسندی یہ ہے کہ بندے کو جو خوبی حاصل ہوئی ہے وہ اسے اپنی کوشش کا نتیجہ سمجھے[1] یعنی اس کی توجہ اس طرف سے ہٹ جائے کہ یہ خوبی اللہ پاک نے دی ہے اور جب چاہے گا تو اسے واپس لے لے گا، اس طرح کی سوچ خود پسندی ہے۔ یاد رکھیے! اپنے آپ کو نیک سمجھنا بھی بے وقوفی ہے۔ جس دِن بندہ اپنے آپ کو نیک سمجھنے لگے گا اس دِن سے اس کے بُرے ہونے کا آغاز ہو جائے گا۔[2] اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ جیسے ولیِ کامل اپنے بارے میں کہتے ہیں:

گُنہِ گدا کا حساب کیا وہ اگرچہ لاکھ سے ہیں سوا　　　مگر اے عَفُوّ ترے عَفو کا نہ حساب ہے نہ شمار ہے

”اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ اپنے آپ کو گناہ گار کہہ کر دُعا مانگ رہے ہیں کہ یا اللہ میرے گناہ تو لاکھ سے سوا ہیں یعنی لاکھ سے بھی بہت زیادہ ہیں لیکن تیرے عفو یعنی مُعافی کے خزانے کا کوئی حساب نہیں ہے۔“ بڑے بڑوں نے اپنے آپ کو گناہ گار کہا ہے، کسی نے بھی یہ دعویٰ نہیں کیا کہ میں نیک ہوں۔ اس لئے اپنے آپ کو نیک کہنے کے بجائے ہمیں اللہ پاک کی رَحمت پر نظر رکھنی چاہیے اور عاجزی اِختیار کرنی چاہیے اگرچہ ہم گناہوں سے بچے ہوئے ہی کیوں نہ ہوں؟ پھر بھی اپنے آپ کو گناہ گار ہی کہنا اور سمجھنا چاہیے۔ حضرت مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ نے عاجزی میں اس طرح

1 ...... احیاء العلوم، کتاب ذم الکبر و العجب، الشطر الثانی فی العجب، ۳/۴۵۴۔

2 ...... اُمُّ المؤمنین حضرتِ عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا سے پوچھا گیا کہ آدمی گنہگار کب ہوتا ہے؟ فرمایا: جب اُسے یہ گمان ہو کہ میں نیک آدمی ہوں۔ (احیاء العلوم، کتاب ذم الکبر و العجب، ۳/۴۵۳)

www.dawateislami.net

جھوٹ بولنے کو عبادت لکھا ہے۔[1] جو بڑے لوگ اپنے آپ کو گناہ گار بولتے ہیں یہ بھی ثواب کا کام ہے جبکہ واقعی دِل سے عاجزی کر رہے ہوں اور دوسروں پر اپنی عاجزی کی چھاپ بٹھانے کے لیے نہ ہو۔

کچھ خبر ہے میں بُرا ہوں کیسے اچھے کا بُرا — مجھ بُرے پر زاہدو طعنہ زنی اچھی نہیں

کچی پیاز وغیرہ کھانے سے وُضو نہیں ٹوٹتا

سُوال: کیا کچی پیاز کھانے سے وُضو ٹوٹ جاتا ہے؟ (نور العین)

جواب: کچی پیاز کھانے سے بچنا اچھا ہے کہ اس سے منہ میں بدبو ہو جاتی ہے، البتہ کھانا جائز ہے اور اس سے وضو بھی نہیں ٹوٹتا۔ سالن میں پکی ہوئی پیاز اور لہسن کھا سکتے ہیں کہ پکنے کے بعد ان کی بدبو ختم ہو جاتی ہے اور انہیں کھانے سے منہ میں بدبو بھی پیدا نہیں ہوتی۔

اَعضائے وُضو کو دھونے سے قبل تر کرنا مستحب ہے

سُوال: وضو کرنے سے پہلے اَعضائے وضو کو تر کر لینا کیسا ہے؟

جواب: وضو کرنے سے پہلے اَعضائے وضو کو تر کرنا مستحب ہے۔[2] بالخصوص سردیوں میں زیادہ اچھا ہے کہ ان دِنوں میں کھال خشک ہوتی ہے اور بعض جگہ جُھریاں بن جاتی ہیں لہٰذا توجہ سے وضو نہ کیا جائے تو کچھ حصہ سوکھا رہ جاتا ہے۔ ہوسکتا ہے کہ وضو کرتے وقت عوام کے اَعضائے وضو سوکھے رہ جاتے ہوں۔ اگر ہم پہلے سے اَعضائے وضو پر پانی مل لیں گے تو اس سے کھال نرم ہو جائے گی اور پانی جلدی بہہ جائے گا، جس سے وضو بھی جلدی ہو جائے گا۔ ہر ایک کو اس مستحب پر عمل کرنے کی عادت بنا لینی چاہیے۔

وَسوسوں پر عمل کرنا اِحتیاط نہیں اِتباعِ شیطان ہے

سُوال: جب میں وضو کرتا ہوں تو مجھے اِس طرح کا وہم ہوتا ہے کہ فلاں جگہ خشک رہ گئی ہے اس کی وجہ سے تمہاری نماز نہیں ہوگی لہٰذا میں اس وہم کو دور کرنے کے لئے اپنے اس عضو کو بار بار دھوتا ہوں جس سے پانی بہت زیادہ ضائع ہو

---

1 ...... مراٰۃ المناجیح، ۶/ ۴۵۴۔ 2 ...... بہارِ شریعت، ۱/ ۲۹۷، حصہ: ۲۔

www.dawateislami.net

جاتا ہے۔ برائے کرم اس بارے میں راہ نمائی فرما دیجئے۔

جواب: دَراصل وَسوسوں کی پیروی کرنا شیطان کی اِطاعت ہے۔ اِس طرح کرنے سے شیطان کا مقصد بھی پورا ہو جاتا ہے لہٰذا وَسوسوں کو بھگائیں اور سنَّت کے مُطابق تین بار اپنے اَعضائے وُضو دھولیں۔ البتہ واقعی کنفرم ہے کہ کسی عضو کا حصہ سوکھا رہ گیا ہے تو اب اسے دوبارہ دھولیں۔ جب آپ اَعضائے وضو پر پانی بہتا ہوا دیکھ رہے رہیں اور عضو بھی بھیگا ہوا نظر آرہا ہے اور نہ عضو پر کوئی ایسی چیز چپکی ہوئی ہے جو جلد تک پانی پہنچنے نہیں دیتی تو آپ کے اَعضائے وضو دُھل گئے۔ وضو میں کھال کے اندر کا حصہ دھونا نہیں ہوتا بلکہ کھال کا اوپر کا حصہ دھونا ہوتا ہے اور اس میں کھال کے بال دھونا بھی شامل ہے۔ آپ کو اس طرح ذہن بنا کر چلنا پڑے گا ورنہ آپ خود سمجھ رہے ہیں کہ یہ وہم ہے اور اس کی پیروی کرنا اِحتیاط نہیں بلکہ شیطان کی اِتباع ہے لہٰذا آپ کو وہم پر عمل کرنے سے بچنا چاہیے۔ اللہ کریم آپ کو وَسوسوں سے نجات عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

ہر اذان قبلہ رُخ دینی ہوتی ہے

سُوال: نماز کے لئے جو اذان دی جاتی ہے وہ قبلہ کی طرف منہ کرکے دی جاتی ہے، بچے کے کان میں جو اذان دیں گے کیا وہ بھی قبلے کی طرف منہ کر کے دیں گے؟

جواب: جی ہاں! بچے کے کان میں اذان کھڑے کھڑے قبلہ رُخ ہو کر دینی ہے۔[1] اِس کے علاوہ بھی جتنی اذانیں ہیں سب قبلہ رُخ کھڑے ہو کر ہی دینی ہوتی ہیں۔

کیا نابالغ کو بھی قبر دباتی ہے؟

سُوال: جب نابالغ بچے قبر میں جاتے ہیں تو ان کے ساتھ کیا ہوتا ہے؟ (مہک عطاریہ، کراچی)

جواب: نابالغ کو بھی قبر دباتی ہے،[2] اگرچہ ان کے گناہ نہیں ہوتے۔ اللہ کریم کی ناراضی کی صورت میں جس طرح بڑوں کو گناہوں پر عذاب ہو گا اس طرح نابالغ بچوں کو عذاب نہیں ہو گا کیونکہ ان کے گناہ شمار نہیں ہوتے، جب گناہ شمار

1 ...ردالمحتار، کتاب الصلاۃ، مطلب: فی الکلام علی حدیث (الاذان جزم)، ۲/۶۶۔

2 ...معجم کبیر، البراء بن عازب عن ابی ایوب، ۴/۱۲۱، حدیث: ۳۸۵۸۔

www.dawateislami.net

نہیں ہوتے تو پھر عذاب کیسا؟ اللہ پاک کی ان پر رَحمت ہو گی۔ نابالغ فوت ہو جانے کی صورت میں بہت بچت ہے، اگرچہ ماں باپ اپنے بچے کے اِنتقال پر روتے ہیں لیکن مَرنے والے بچے کی اپنی بچت ہو جاتی ہے کہ یہ جنَّت میں بغیر حساب کے داخل ہو گا[1] اور وہاں ہمیشہ جوان رہے گا۔[2]

کیا جنات اِنسانوں کو نقصان پہنچا سکتے ہیں؟

سُوال: کیا اللہ پاک نے جنات کو یہ طاقت دی ہے کہ وہ اِنسانوں کو جانی نقصان پہنچا سکیں یا انہیں ہلاک کر دیں؟

جواب: جس طرح اِنسان طاقت ور ہوتے ہیں، بعض اِنسان قتل بھی کر دیتے ہیں اسی طرح بعض جنات بھی طاقت ور ہوتے ہیں جو قتل بھی کر دیتے ہیں۔ البتہ ہر جن طاقت ور نہیں ہوتا، ان میں بعض کمزور ہوتے ہیں جو ڈر جاتے ہیں اور ان میں کچھ کرنے کی بھی طاقت نہیں ہوتی۔

ایک بکرے سے ایک بیٹے کا عقیقہ ادا ہو جائے گا

سُوال: کیا ایک بکرے میں ایک بیٹے کا عقیقہ ادا ہو جائے گا؟

جواب: جی ہاں! ایک بکرے سے ایک بیٹے کا عقیقہ ادا ہو جائے گا۔[3] البتہ دو بکرے ہونا بہتر ہے۔

فہرست

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
دُرُود شریف کی فضیلت	1	بچوں کو حافظ، عالِم اور مفتی بننے کی سوچ دی جائے	4
اِنسانی زندگی میں آواز کا اَہم کردار	1	ملاوٹ کرنے والا اپنی دُنیا و آخرت بَرباد کرتا ہے	6
اچھی بُری آواز کا اپنا اپنا اثر ہوتا ہے	2	حلال ذرائع سے رزق کمانا چاہیے	7
آخرت کی بھلائی والی بات قبول کرنی چاہیے	3	دھوکے اور ملاوٹ کے ذریعے حاصل کیا ہوا مال ہاتھ سے نکل جاتا ہے	8

1 ...... مراٰۃ المناجیح، ۵/ ۴۵۸۔

2 ...... حضرتِ سَیِّدُنا ابو سعید رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اہلِ جنت میں سے جو کوئی چھوٹا یا بوڑھا مر جائے گا تو اسے جنت میں 30 سال کا بنا دیا جائے گا۔ (ترمذی، کتاب صفة الجنة، باب ما جاء ما لادنی اھل الجنة من الکرامة، ۴/ ۲۵۳، حدیث: ۲۵۷۱)

3 ...... فتاویٰ رضویہ، ۲۰/ ۵۸۶۔

www.dawateislami.net

عورت کا سجدہ کرنے کا طریقہ	9	فرشتوں کی تعداد اور نام	20
مکروہات کی اَقسام اور اَحکام	9	شیطان کون ہے؟	20
سجدۂ حقیقی پر جو شخص قادر نہ ہو اس کے لیے بھی زمین پر بیٹھ کر نماز پڑھنا بہتر ہے	10	مال و دولت سے ہی تکبر آئے یہ ضروری نہیں	21
تشہد میں مقتدی التحیات پوری پڑھ کر سَلام پھیرے	10	جنَّت آسمانوں پر ہے	21
وتر کی تیسری رَکعت میں سورۂ اخلاص پڑھنا ہی ضَروری نہیں	10	شعر کے ایک مصرعے میں نعت خواں کی اِصلاح	22
نماز میں خلافِ ترتیب قرآن پڑھنے کا حکم	11	کسی شاعر کا شعر بدل کر پڑھنا کیسا؟	23
عصر اور عشا کی سنَّتِ قبلیہ پڑھنے کا طریقہ	11	بغیر تحقیق کیے کسی بات کی تشہیر نہیں کر دینی چاہیے	24
مکھی حلق سے نیچے اُترنے سے روزہ نہیں ٹوٹتا	11	باعمل حافظِ قرآن شَفاعت کرے گا	24
روزے میں ٹوتھ پیسٹ، خوشبو دار تیل اور سُرمہ اِستعمال کرنے کا حکم	11	علم سب سے بڑی دولت ہے	25
آنکھ میں drop ڈالنے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے	12	علم کے فوائد و ثمرات	26
روزے کی حالت میں اِستری کی اسٹیم کا حکم	12	والدین اَولاد کی شادی میں تاخیر نہ کریں	26
روزے میں نہانے کا حکم	13	دُنیوی رَسم و رواج کی وجہ سے شادیوں میں غیر معمولی تاخیر	27
سونے چاندی کے قلم سے لکھنا ناجائز ہے	13	رشتہ کرتے وقت دینداری بھی دیکھنی چاہیے	28
وراثت نہ دی تو قیامت کے دِن نیکیاں دینی ہوں گی	14	”نمازی ڈاکو“ نامی بیان کی کیسٹ سن کر زندگی بدل گئی	28
ایصالِ ثواب کرنے سے نیکیوں میں اضافہ ہوتا ہے	14	اپنے آپ کو نیک سمجھنا بے وقوفی ہے	30
قرآن و حدیث میں جس چیز کی ممانعت نہیں وہ جائز ہے	15	کچی پیاز وغیرہ کھانے سے وُضو نہیں ٹوٹتا	31
مَرحوم والد کے نام پر خریدا ہوا سوٹ خود سلوا کر پہننا کیسا؟	15	اَعضائے وُضو کو دھونے سے قبل تر کرنا مستحب ہے	31
اَنبیاء و اَولیا کی نظر سے تقدیر بدل جاتی ہے	16	وَسوسوں پر عمل کرنا اِحتیاط نہیں اِتباعِ شیطان ہے	31
لے پالک (یعنی گود لئے ہوئے بچے) کی ولدیت کے کالم میں اپنا نام لکھوانا کیسا؟	16	ہر اذان قبلہ رُخ دینی ہوتی ہے	32
والدین کی جُدائی کے بعد اَولاد دَر بدر ہو جاتی ہے	18	کیا نابالغ کو بھی قبر دباتی ہے؟	32
اگر طلاق ہو جائے تو والدین اَولاد کو کیا بتائیں؟	18	کیا جنات اِنسانوں کو نقصان پہنچا سکتے ہیں؟	33
اللہ کا محبوب بنے جو تمہیں چاہے	19	ایک بکرے سے ایک بیٹے کا عقیقہ ادا ہو جائے گا	33

ماخذومراجع

قرآنِ مجید	کلامِ الٰہی	****
کتاب کا نام	**مصنف / مؤلف / متوفی**	**مطبوعات**
تفسیر یحیی بن سلام	یحیٰی بن سلام التیمی البصری القیروانی، متوفی ۲۰۰ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت
تفسیر صراط الجنان	مفتی ابو صالح محمد قاسم قادری	مکتبۃ المدینہ کراچی ۱۴۳۴ھ
بخاری	امام ابو عبدُ الله محمد بن اسماعیل بخاری، متوفی ۲۵۶ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۱۹ھ
مسلم	امام ابو الحسین مسلم بن حجاج قشیری، متوفی ۲۶۱ھ	دار الکتاب العربی بیروت ۱۴۲۷ھ
ترمذی	امام ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی، متوفی ۲۷۹ھ	دار الفکر بیروت ۱۴۱۴ھ
ابن ماجه	امام ابو عبدُ الله محمد بن یزید ابن ماجہ، متوفی ۲۷۳ھ	دار المعرفۃ بیروت ۱۴۲۰ھ
مستدرک	امام ابو عبدُ الله محمد بن عبدُ الله حاکم نیشاپوری، متوفی ۴۰۵ھ	دار المعرفۃ بیروت ۱۴۱۸ھ
شعب الایمان	امام ابو بکر احمد بن حسین بن علی بیہقی، متوفی ۴۵۸ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۲۱ھ
معجم کبیر	امام ابو القاسم سلیمان بن احمد طبرانی، متوفی ۳۶۰ھ	دار احیاء التراث العربی بیروت ۱۴۲۲ھ
جمع الجوامع	امام ابو الفضل جلال الدین عبد الرحمٰن بن ابو بکر سیوطی، متوفی ۹۱۱ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۲۱ھ
ابن عساکر	ابو القاسم علی بن الحسن شافعی، متوفی ۵۷۱ھ	دار الفکر بیروت
کتاب العظمة	ابو محمد عبد الله بن محمد بن جعفر بن حیان، متوفی ۳۹۶ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت
مراٰۃ المناجیح	حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی، متوفی ۱۳۹۱ھ	ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور
احیاء علوم الدین	امام ابو حامد محمد بن محمد غزالی، متوفی ۵۰۵ھ	دار صادر بیروت ۱۴۲۰ھ
شرح العقائد النسفیة	علامہ سعد الدین تفتازانی، متوفی ۷۹۱ھ	مکتبۃ المدینہ کراچی
درمختار	علاؤالدین محمد بن علی حصکفی، متوفی ۱۰۸۸ھ	دار المعرفۃ بیروت ۱۴۲۰ھ
رد المحتار	سید محمد امین ابن عابدین شامی، متوفی ۱۲۵۲ھ	دار المعرفۃ بیروت ۱۴۲۰ھ
فتاویٰ هندیة	ملا نظام الدین، متوفی ۱۱۶۱، وعلمائے ہند	دار الفکر بیروت ۱۴۱۱ھ
فتاویٰ رضویہ	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان، متوفی ۱۳۴۰ھ	رضا فاؤنڈیشن لاہور ۱۴۲۷ھ
بہارِ شریعت	مفتی محمد امجد علی اعظمی، متوفی ۱۳۶۷ھ	مکتبۃ المدینہ کراچی ۱۴۲۹ھ
اسلامی بہنوں کی نماز	امیرِ اہلِ سنّت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری رضوی	مکتبۃ المدینہ کراچی
پردے کے بارے میں سوال جواب	امیرِ اہلِ سنّت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری رضوی	مکتبۃ المدینہ کراچی

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

نیک نمازی بننے کیلئے

ہر جمعرات بعد نمازِ مغرب آپ کے یہاں ہونے والے **دعوتِ اسلامی** کے ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں رضائے الٰہی کے لیے اچھی اچھی نیتوں کے ساتھ ساری رات شرکت فرمایئے ❁ سنتوں کی تربیت کے لیے **مدنی قافلے** میں عاشقانِ رسول کے ساتھ ہر ماہ تین دن سفر اور ❁ روزانہ **"غور و فکر"** کے ذریعے **مدنی انعامات** کا رسالہ پُر کر کے ہر اسلامی ماہ کی پہلی تاریخ اپنے یہاں کے ذمّے دار کو جمع کروانے کا معمول بنا لیجئے۔

میرا مدنی مقصد: "مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے۔" اِنْ شَآءَ اللہ۔ اپنی اصلاح کے لیے **"مدنی انعامات"** پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کے لیے **"مدنی قافلوں"** میں سفر کرنا ہے۔ اِنْ شَآءَ اللہ۔

MC 1266

فیضانِ مدینہ، محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی کراچی
UAN +92 21 111 25 26 92 0313-1139278
www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net
feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net